

Woh Ik Aisa Shajar Ho novel by Farhat Ishtiaq

Posted On Kitab Nagri



# Woh Ik Aisa Shajar Ho novel by Farhat Ishtiaq

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com



# وہ اک ایسا شجر ہو

## فرحت اشتیاق

سنائے کو چیرتی فائر کی آواز گونجی تھی اور ساتھ ہی کسی جانور کی خوفناک سی چنگھاڑ بھی سنائی دی تھی۔ وہ جو پہلے ہی حواس باختہ سی ڈری سہمی نظروں سے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی اس اچانک افتاد پر بے ساختہ بوکھلا کر ایک طویل و عریض چیخ اس کے منہ سے برآمد ہوئی۔

پھر اس چیخ کا گلابڑی بے دردی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر گھونٹ دیا گیا اور ساتھ ہی انگریزی میں نہایت سفاک لہجے میں کہا گیا

www.kitabnagri.com

خبردار کوئی حرکت کی یا آواز نکالی تو جان سے مار دوں گا اور وہ بے چاری تو پہلے ہی اتنی سہمی ہوئی تھی باقی کسر اس کے سفاک لہجے نے نکال دی اس سے تو خوف کے مارے پیچھے مڑ کر یہ تک نہ دیکھا گیا کہ اسے دھمکانے والا جلا د آخر ہے کون

وہ بدستور اس کے منہ پر ہاتھ رکھے اسے گھسیٹتا چند قدم پیچھے ہٹا اور پھر دور لا کر زور سے زمین پر پٹختا ہوا بولا

بغیر کوئی آواز نکالے یہاں لیٹی رہو۔ پہلے ہی میرا سارا پلان چوپٹ کر دیا ہے اگر ذرا سی بھی آواز نکالی تو چھوڑوں گا نہیں

آنکھ بچاری تو اتنی پتھریلی اور کھر درمی زمین پر بیٹھے جانے پر اپنی بازو سے نکلتا خون ہی دیکھتی رہ گئی اور وہ دوبارہ آگے بڑھ گیا

اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلے

یا اللہ! یہ کس جرم کی سزہ ہے اتنے ویران اور خوفناک جنگل میں اتنے ہی خوفناک آدمی سے پالا پڑا ہے یا اللہ مدد فرما وہ خاموشی سے آنسو بہاتی اپنی چوٹیں سہلار ہی تھی جب وہ واپس آتا دکھائی دیا

آنکھ نے دور سے اسے اپنی سمت آتے دیکھا تو نئے سرے سے سہم گئی اس کی خوفناک سی دھمکی اسے بری طرح خوفزدہ کر گئی

تمہاری وجہ سے میری اتنے دنوں کی محنت ضائع ہو گئی اسٹوڈنٹ کی میرا دل کر رہا ہے تمہارا گلا دبا دوں تمہیں اتنی بے تکی سی چیخ مارنے کی کیا ضرورت تھی اگر اتنی ہی بے ڈر پوک ہو تو اس جنگل میں کیا کر رہی ہو

جا کر اپنے گھر بیٹھو آرام سے وہ اس کے اوپر کھڑا اسے گھورتا ہوا بول رہا تھا انداز ایسا تھا جیسے اسے کچا چبا جانا چاہتا ہو

تین دن سے اس کی تاک میں تھا آج جا کر یہ سنہری موقع میرے ہاتھ آیا تھا پر تم پتا نہیں کیا سے نازل ہو گئیں نہ یو فضول طریقے سے چیخیں نہ وہ چونکتا صرف تمہاری وجہ سے میرا نشانہ چونک گیا اور گولی اس کی ٹانگ میں لگی وہ بری طرح اس پر برس رہا تھا اور وہ خاموشی سے آنسو بہانے میں مصروف تھی

# Woh Ik Aisa Shajar Ho novel by Farhat Ishtiaq

Posted On Kitab Nagri

پتا نہیں وہ جھاڑیوں میں کہاں چھپ گیا ہے زخمی شیر کو تو یوں چھوڑا بھی نہیں جاسکتا اب تو میری بجائے وہ میری تاک میں ہو گا آخر اسے اپنے زخمی کیے جانے کا انتقام بھی تو لینا ہے

وہ خود کلامی کرنے میں مصروف تھا وہ کچھ سوچتے ہوئے اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا

اور وہ رونادھونا بھول کر بس زخمی شیر کے نام پر دہل گئی اس کی خوف سے پھیلی آنکھوں پر نظر پڑی تو طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولا

تم تو اپنی خیر منائو کیا پتا میری بجائے تم ہی اس کے ہتھے چڑ جاؤ بڑا عیار ہے تین دن سے مجھے نچا کر رکھا ہوا ہے کچھ تمہیں بھی سزا ملے یوں بے موقع چیخنے کی اور پھر اس کے جواب کا انتظار کیے بنا وہ آگے بڑھ گیا۔

یہ تو شاید واپس جا رہا وہ مجھے اسی سے ہیلپ مانگنی چاہئے جیسا بھی آخر ہے تو انسان ناچاہے جلاد نما ہی سہی اس زخمی شیر سے تو بہتر ہے نا اگر یہ بھی چلا گیا تو میرا کیا بنے گا اس سوچ کا ذہن میں آنا تھا کہ وہ جو اتنی دیر سے مستقل ایک ہی اینگل میں بیٹھی تھی اٹھ کر اس کے پیچھے بھاگی

چیخ کر اسے قصداً آواز نہیں دی کہ وہ پہلے ہی اس کے چیخنے سے چڑا ہوا تھا

وہ بڑی سست روی سے چل رہا تھا اس لیے آنکھ نے دو چار سیکنڈ میں ہی اسے جالیا اور پھولی ہوئی سانس سے اس سے مخاطب ہوئی

دیکھئے میں یہاں راستہ بھول کر آگئی ہوں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اگر آپ میری مدد کر دیں تو۔ وہ جو اس کے بھاگ کر اپنے پیچھے آنے پر حیران تھا اس کی بات سن کر بے نیازی سے بولا

اول تو مجھے خدمت خلق کا کوئی شوق نہیں دوئم آگر ہوتا بھی تو تمہاری توہر گزنہ کرتا میری طرف سے معذرت

اس پر ایک سخت غصے سے بھرپور نگاہ ڈال کر جیسے ہی آگے بڑھا آنکہ اس کے سامنے آگئی اور ہاتھ جوڑ کر بولی

پلیز آپ میری مدد کریں آپ کو انسانیت کا واسطہ دیکھیں میں جان بوجھ کر نہیں چیخی تھی آپ مجھے معاف کر دیں میں اس خوفناک جنگل میں خوف اور دہشت سے ہی مر جاؤں گی

اس کے سامنے وہ ہاتھ جوڑے کھڑی تھی آنکھوں میں التجا تھی

وہ دو چار منٹ اسے گھورتا رہا پھر آگے بڑھتا ہوا بولا آؤ

وہ جو اتنی دیر سے امید و بیم کی کیفیت میں کھڑی تھی ایک دم پر سکون ہو کر اس کے پیچھے چل پڑی

جب کہ وہ اس بات سے قطعاً بے نیاز نظر آ رہا تھا کہ وہ اس کے پیچھے آرہی ہے یا نہیں آنکہ تقریباً بھاگ رہی تھی لیکن پھر بھی اس سے کافی پیچھے تھی بھاگتے بھاگتے اس کی ٹانگیں بری طرح شل ہو گئی تھی سانس پھول گیا تھا لیکن وہ پھر بھی بھاگ رہی تھی یوں جیسے اسے خوف ہو کہ وہ اسے چھوڑ کر چلا جائے گا اسے شاید ایسے بھاگتے دوڑتے آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا جب وہ ایک جیپ کے پاس جا کر رک گیا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے ساتھ والی سیٹ کا دروازہ کھول دیا آنکہ کے بیٹھتے ہی اس نے جیپ فل سپیڈ میں دوڑانہ شروع کر دی

اسے شاید ہر کام تیز رفتار کرنا پسند تھا

تیز چلنا تیز گاڑی چلانا اور تیز آواز میں بھول کر سامنے والے کو دھلانا

اس کی طرف تو اس نے سرسری نظر سے بھی نہیں دیکھا تھا جبکہ وہ چوری چوری کتنی بار اس کی طرف دیکھ چکی تھی

بلیک جینز بلیک ہی جیکٹ لانگ شوز کندھے سے لٹکتی رائفل جیکٹ کی جیب میں ٹھونساریو الو اور پینٹ کی جیب میں اڑسا خنجر

وہ شاید کوئی پروفیشنل شکاری تھا اس لیے 11 کی جیب چلانے کا انداز اور اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے وہ اس جگہ اور یہاں کے حالات سے مکمل آگاہی رکھتا ہے آئل کے دل کو کچھ اطمینان ہوا

شکر ہے درست بندے کے پاس پہنچ گئی اگر یہ بھی میری طرح انجان آدمی ہوتا تو میں تو گئی تھی کام سے

وہ اس کا مکمل جائزہ لینے کے بعد سوچ رہی تھی اسی وقت جیب ایک جھٹکے سے رکی

اس سے کچھ بھی کہے بغیر وہ ایک جھٹکے سے جیب سے نیچے اتر اور سامنے نسب خیمے کا پردہ اٹھا کر اندر چلا گیا

www.kitabnagri.com

وہ اس کی بد تمیزی پر کھول کر رہ گئی

اتنا بے ہودا اور بد تمیز انسان ہے نا اگر مدد کر ہی دی تھی تو کچھ انسانیت کا ثبوت تو دے دے وہ وہی جیب میں بیٹھی جل رہی تھی

جب یو نہی بیٹھے بیٹھے دس پندرہ منٹ گزر گئے اور وہ دوبارہ باہر ناکلا تو مجبوراً وہ خود جیب سے نیچے اتری اور بن بلائے مہمان کی طرح خیمے میں داخل ہو گئی اسے اپنی اس بے شرمی پر سخت تائو آ رہا تھا لیکن حالات کا تقاضا تھا کہ گدھے کو باپ بنا لیا جائے اس لیے اس نے چہرے کے تاثرات بھی دوستانہ رکھے اس کا خیمہ کیا تھا پورا لکڑی بیڈروم تھا کم از کم اس نے زندگی میں جتنے خیمے دیکھے تھے ان سب سے مختلف تھا پورا خیمہ تو وال ٹوال وال کارپٹڈ تھا میروں کلر کا دبیز اور آرم دہ قالین جس پر سبز اور سنہری پرنٹ تھا سنگل فولڈنگ بیڈ جس پر ہلکے نیلے رنگ کی چادر بچھی تھی اور سائیڈ پر فولڈنگ چیئر رکھی تھی ذرا آگے ایک میز تھی جس پر ٹائم پیس، ٹیپ ریکارڈ، دو چار کتابیں اور سگریٹ کی ڈبیہ رکھی تھی بیڈ کے سامنے یعنی خیمے کی دوسری دیوار کے ساتھ دو فلور کشن رکھے تھے ایک عدد ڈسٹ بن بھی تھا اور ساتھ ہی ایک میز پر چولہا رکھا تھا اسی میز پر دو چار برتن اور کچھ کھانے پینے کا سامان بھی نظر آ رہا تھا یا الہی یہ کوئی نواب صاحب ہیں یا شکاری اتنے شاہانہ انداز میں تو کسی کو شکار کرتے نہیں دیکھا یہ صاحب تو لگتا ہے یہاں مستقل قیام فرماتے ہیں

وہ اس کی آمد کا نوٹس لیے بنا اپنے لیے چائے بنانے میں مصروف تھا جب چائے بن گئی تو آرام سے فلور کشن پر ٹانگیں پسار کر بیٹھ گیا اور سہلے لگے

www.kitabnagri.com

اپنی اتنی انسلٹ پہ اسے سخت غصہ آ رہا تھا لیکن کوئی اور جائے پناہ نہیں تھی اس لیے مجبوراً خود کو گھسیٹتی وہی قالین پر سمٹ سمٹا کر بیٹھ گئی وہ بڑی مشکل سے خود کو سمجھا رہی تھی اور اپنی انا اور اونچی ناک کو تھپک تھپک کر سلار ہی تھی



ذرا سو سوچو اگر یہ ناملتا تو کیا ہوتا وہ زخمی شیر تو کب کا مجھے شیر پھاڑ چکا ہوتا ان حالات میں اس کا ملنا بھی غنیمت ہے وہ مسلسل خود کو سمجھا رہی تھی اور وہ بڑی خاموشی کے ساتھ اسے خود سے جنگ کرتے دیکھ رہا تھا جب چائے پی چکا تو وہی فلور کشن پر سر رکھ کر لیٹ گیا

آنکھ نے دو چار بار سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا لیکن اس کی بند آنکھوں سے پتا نہیں چل رہا تھا کہ وہ سو رہا ہے یا جاگ رہا ہے کافی دیر گزر گئی

وہ جب اس کے ساتھ آئی تھی تو ساڑھے چار بج رہے تھے اور اب چھ ہو رہے تھے صبح سے وہ جتنے مشکل حالات کا سامنا کر رہی تھی اب تھک کر نڈھال ہو چکی تھی اور کچھ غنودگی بھی طاری ہو رہی تھی

وہ نیند کو بھگانے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن اس خیمے کا آرام دہ ماحول اسے کامیاب نہیں ہونے رہا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ایک کپ چائے بنا کر پی لے لیکن ایسا کرنا اس کے لیے جوئے شیر لانے کے مترادف تھا اس لیے خود پر ضبط کیے بیٹھی رہی اور پھر ناجانے کب بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی

www.kitabnagri.com

گھٹنوں میں منہ دیے وہ گہری نیند سو رہی تھی جب اچانک کسی چیز کے گرنے سے اس کی آنکھ کھل گئی اک دم ہر بڑا کر سر اوپر اٹھایا اور نیند سے بوجھل آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ چولہے کے پاس کھڑا نظر آیا شاید اس کے ہاتھ سے کوئی برتن گرا تھا آنکھ نے گھڑی کی طرف دیکھا تو وہ نوبجار ہی تھی

وہ جب سے آئی تھی اسی زاوے پر بیٹھی تھی ٹانگیں بری طرح اکڑ گئی تھیں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے برف ہو رہے تھے اچانک اسے محسوس ہوا کہ اسے شدید قسم کا چکر آرہا ہے وہ جمع ٹانگیں سیدھی کرنا چاہ رہی تھی شدید کمزوری کے باعث ایسا بھی نہ کر پائی اسے خیال آیا کہ اس نے صبح سے ایک قطرہ پانی کا نہیں پیا اور اگر تھوڑی دیر اور کچھ نہ کھایا پیا تو وہ بے ہوش ہو جائے گی اتنی سخت بھاگ دوڑ اس نے کب کی تھی زندگی میں وہ بھی خالی پیٹ لہذا اس کا نڈھال ہو جانا فطری تھا وہ اوپنر سے ٹن ڈبہ کھول رہا تھا پھر شاید اس نے اس میں سے خشک مچھلی کے ٹکڑے نکالے اور فرائی کرنے لگا

بھوکے پیٹ کو کھانے کی خوشبو نے پاگل کر دیا وہ ندیدوں کی طرح اس کی طرف دیکھتی رہی وہ تو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ یہاں اکیلا ہو اسے اس کے وجود سے کوئی سروکار نہیں تھا شاید اپنے خیال میں وہ اسے اپنے ساتھ لا کر کافی سے زیادہ احسان کر چکا تھا لہذا مزید کسی مروت اور مہمان داری کی ضرورت نہیں تھی اس لیے اس کی طرف ایک دوستانہ مسکراہٹ تک نہ پھینکی اور اپنے کام میں مصروف رہا

مچھلی فرائی ہو گئی تو بریڈ کے ایک سلائس پر مچھلی اور دوسرے پر چیز سلائس رکھ کر تین سیند وچز تیار کیے

انہیں بہت پیار سے پلیٹ میں رکھا اور اپنے لیے کپ میں کافی مکس کرنے لگا جب کافی تیار ہو گئی تو دونوں چیزیں لے کر وہی اس کی پاس فلور کشن پر آ بیٹھا اور بولا

تم کھاؤ گی اور اس کی تو یہ حالت تھی کہ اس سے چھین کر کھا جاتی خالی پیٹ ساری اناؤنا بھول گئی آج اس نے جانا کہ بھوک کتنی بڑی بلا ہے شاید اسی لیے لوگ پیٹ کی خاطر کچھ بھی کرنے لو کو تیار ہو جاتے ہیں

بمشکل اپنے لڑکھراتے اور چکراتے وجود کو سنبھالتے ہوئے آگے بڑھی اور اس کی آفر کے جواب میں بغیر کسی تکلف کے پلیٹ سے ایک سینڈوچ اٹھایا اور یوں کھانے لگی جیسے اس کے چھن جانے کا خطرہ ہو

وہ اپنا کھانا چھوڑ کر بہت غور سے اسے دیکھنے لگا جو ایتھوپیا کی قحط زدگان میں سے کوئی لگ رہی تھی دو تین نوالوں میں اس نے اپنا سینڈوچ ختم کر لیا مگر ایک سینڈوچ سے تو اس کا آدھا پیٹ بھی نہیں بھرا تھا اس نے پلیٹ اس کے آگے کی تو اس نے فوراً دوسرا سینڈوچ اٹھا کر کھانا شروع کر دیا اس وقت بھوک کے سوا کوئی بات یاد نہ رہی وہ بے چارہ جو اپنے سینڈوچ میں سے ایک نوالہ لے چکا تھا وہ بھی اس کے سامنے رکھی پلیٹ میں رکھ دیا اور اپنے بیگ سے بسکٹوں کا ایک پیکٹ نکال لایا

جب تک اس نے پیکٹ کھولا وہ بڑے اطمینان سے تین سینڈوچز کھا چکی تھی اس نے پیکٹ سامنے کیا تو وہ شرمندہ سی ہو گئی پیٹ میں انانج گیا تو ساری شرم بھی یاد آگئی اسے اپنے ندیدے پن اور بے اختیاری پر افسوس بھی ہوا

بسکٹوں کی طرف ہاتھ بڑھائے بغیر وہ یونہی سر جکھائے بیٹھی رہی تو وہ بولا

www.kitabnagri.com

اگر کافی پی پی ہے تو خود اٹھ کر بنالو مجھ سے یہ امید مت رکھنا کہ میں تمہاری مہمان داری کرو گا

لہجہ اچھا خاصا اکھڑا اور روڈ قسم کا تھا لیکن اس کے لہجے پر ناراض ہونے کی بجائے وہ اس کی بات پر حیران رہ گئی کہ وہ اس سے اردو میں بات کر رہا تھا

آپ پاکستانی ہیں وہ کچھ جوش اور خوشی سے بھرپور لہجے میں بولی تو وہ اپنے مخصوص اکھڑ لہجے میں بولا

کیوں تمہیں جاپانی نظر آتا ہوں کیا فضول اور احمقانہ سوالات سے مجھے سخت چڑھوتی ہے وہ بسکٹ کھاتا ہوا بد تمیزی سے بولا تو وہ کھول کر رہ گئی

اس جنگلی کو توبات کرنے کی بھی تمیز نہیں اسے تو یہ بھی نہیں معلوم کی خواتین کا احترام بھی کوئی چیز ہوتی ہے وہ سوچتی رہی اور وہ کافی پیتے ہوئے دوبارہ اس سے لا تعلق ہو چکا تھا اس نے تو اس سے یہ بھی نہیں پوچھا کہ وہ کون ہے اور اتنے خوفناک جنگل میں کیا کر رہی ہے اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ قطعاً لا پرواہ ہو اگر وہ ہے تو ٹھیک اگر وہ نہیں ہے تو بہت اچھی بات ہے

پھر وہ اٹھاپلیٹ اور کپ وہی چولہے کے پاس رکھا اور باہر چلا گیا کافی دیر ہو گئی اور وہ واپس نا آیا تو آنکھ کو گھبراہٹ شروع ہو گئی وہ بے اختیار خیمے سے باہر نکل آئی

ارد گرد پھیلا اندھیرا خوف کو دوچند کر گیا سوائے دور دراز سے آتی چیخوں کے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا عجیب و غریب آوازیں جانے کسی جانور کی تھیں یا کسی اور چیز کی وہ خوف سے سن کھڑی رہ گئی

چاروں طرف پھیلی تاریکی اور گھنا جنگل جس میں وہ اس وقت اکیلی تھی اس نے خوف زدہ ہو کر رونا شروع کر دیا تبھی اسے اپنے نزدیک قدموں کی چاپ سنائی دی تو اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی

کیا مصیبت ہے؟ تمہیں چیخنے چلانے کے علاوہ کچھ نہیں آتا عجیب قسم کی لڑکی ہو وہ اسے بری طرح ڈانٹتا چلاتا خیمے میں گھس گیا اور وہ آنسو پونجی اس کے پیچھے چلی آئی



اس کے تمام تر بد تمیزی کے اس کے ہونے سے ایک عجیب تحفظ کا احساس ہو رہا تھا ایک دم سارا خوف زائل ہو گیا

اس نے اندر آ کر ایمر جنسی لائٹ آف کر دی

اور کمبل تان کے لیٹ گیا

وہ کچھ دیر تو کھڑی اسے دیکھتی رہی پھر وہی قالین پر دونوں فلور کشن ملا کر انکے اوپر لیٹ گئی اور دوپٹہ پورا کھول کر خود اپنے اوپر ڈال لیا۔ بھلا ہوا اس فیشن کا اس نے خود سے کہا۔

ورنہ ٹھنڈی زمین میں ٹھٹھر کے مر جاتی لیٹے ہوئے ابھی دو چار منٹ ہی ہوئے ہوں گے وہ آس پاس آتے جانوروں کی آوازیں اسے خوفزدہ کر رہی تھی

اسیے لگ رہا تھا سب جنگل کے جانور مل کر رو رہے ہیں

گھپ اندھیرا ویران جنگل اسکے زہین میں عجیب سے وسواس آنے لگے۔

www.kitabnagri.com

سنیں آپ سو گئے ہیں کیا؟

اپنے خوف کو کم کرنے کے لیے بے اختیار پوچھ بیٹھی

وہ جو منہ دوسری طرف کیے نیم غنودگی میں تھا جھنجھلا گیا

آپ سونے دیں گی تم سوؤں گا فرمائیں اب کیا تکلیف ہے؟

منہ دوسری طرف کیے وہ جل کر بولا

اسکا لہجہ نظر انداز کر کے اپنی پریشانی بتانے لگی

ہم یہاں محفوظ تو ہیں نا ایسا نہ ہو ہم سو رہے ہوں کو جانور درندہ اندر گھس آئے

کوئی سانپ بچھو ہی اندر گھس آئیں جواب میں اس نے آستگی سے اپنے منہ کو اسکی طرف موڑا مسکراہٹ سے بولا

جانور انداز کیوں آئیں گے انھیں اپنی زندگی عزیز نہیں آخر ملکی عالیہ یہاں خواب خرگوش کے مازے لے رہی

ہیں میڈم آپ چاروں طرف سے محفوظ ہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں آپ آرام فرمائیں اس کے طنزیہ لہجے پر

بری طرح تپ گئی۔ جبکہ وہ اپنا منہ دوبارہ دوسری طرف کر کے سو گیا

اس نے آنکھیں بند کر کے جتنی بھی سورتیں تھی یاد پڑھنے لگی اچھی طرح پڑھ کے خود پر دم کرنے لگی اس

وقت اسے دھیان آیا لیلیٰ اور دانش کا سارا دن اپنی الجھن پریشانی میں گزرنے کے باوجود ان کا خیال برابر اسے

پریشان کرتا رہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پتہ نہیں ان کا کیا ہوا ہو گا یا اللہ ان کی حفاظت کرنا وہ جہاں بھی ہوں خیریت سے ہوں کتنے خوش باش ہم گھر

چلے تھے کیا پتہ تھا ہماری تفریح یہ کرے گی

تو وہ کل رات کے سب مناظر سوچ کے اور خوف زدہ ہو رہی تھی

لیلی اسکی چچا زاد بہترین دوست تھی جو ان کے پر زور دعوت پر آئی تھی چچا کی اکلوتی بیٹی بیٹی کیا چچا کے بقول ان کا بیٹا تھا وہ تھی بھی مست ملنگ لا پرواہ اسکے نزدیک ایسی زندگی کوئی زندگی نہیں تھی جس میں ایڈونچر نہ ہو وہ گھوڑے سے لے کر جہاز تک چلا لیتی تھی ایک چاچی جان کے علاوہ سب اس کی حرکتوں سے خوش تھے ان کو مردانہ انداز بے تکی حرکتیں اٹھے بیٹھے اسے آنکھ کی مثالیں دیتی تھیں۔ لڑکیوں کو لڑکیوں والے کام کرنے چاہئے آنکھ کو دیکھ لو کو کنگ کتنی اچھی کرتی ہے بولتی بھی نرم تماری طرح نہیں اور دیکھو اس کے اندر کتنا دھماپن اور شائستگی ہے

مگر لیلی ہی کیا جس پر کوئی بات اثر کر جائے وہ چچی کی بات ایک کان سے سنتی دوسرے سے نکال دیتی دونوں کی شخصیت میں بہت فرق تھا پھر بھی بہت اچھی دوست تھی ہر سال وہ پاکستان آتے سال کی باتیں ایک ساتھ کرنے بیٹھ جاتی سارے خاندان میں ان کی دوستی کو حیرات سے دیکھا جاتا کہاں لیلی جینز شرٹ پہننے والی منہ پھٹ سی لڑکی۔ اور کہاں آنکھ شلوار قمیص کے اوپر دوپٹہ پھیلا کر کرتی سنجیدہ خاموش طبع سب حیران بچپن سے آج تک بیسٹ فرینڈ تھیں۔

پچھلے سال جب لیلی کراچی آ تو کہہ گئی تھی اگلے سال تم کینیا آؤ گی۔ یہ کیا بات ہوئی ہمیشہ میں ہی آؤں اب جب یہ پڑھائی سے فارغ ہوئی تو اسے بار بار آنے کا کہتی

وہ تو جانے کے لئے بے چین تھی اصل مسئلہ اجازت کا ملنا تھا ابو تو خیر مان بھی جاتے مسئلہ بھابھی کا تھا جن کا خیال تھا اس کے جانے سے گھر سونا ہو جائے گا

گھر میں افراد ہی کتنے تھے اگر تم بھی چلی گئی امی کو گھر کاٹ کھانے کو دوڑے گا

اس نے لیلیٰ کے تنگ کرنے پر سب بتا دیا کہ وہ کیا کوئی اس مسئلے کا حل نکال سکتی ہے ورنہ چپ چاپ بیٹھ جائے  
دل اسکا بھی بہت تھا جانے کا پر کیا کرتی

میرے اکلوتے چچا کا گھر آج تک میں نے نہیں دیکھا وہ خود سے افسوس کرتے۔ پتہ نہیں لیلیٰ نے کیسے کن الفاظ  
میں چچا کو منایا ان کا فون آیا مجھے آنکھ کی بہت یاد آرہی ہے

اسکو یہاں بھیجا جائے ٹکٹ وغیرہ سب بھیج دیا کل تک آپ کو موصول ہو جائے گا۔ چچا کی خواہش کے اگے کوئی  
انکار نہیں کر سکتا تھا جواب تک اپنے نہ جانے کی فاتحہ پڑھ چکی تھی خوشی سے جھوم اٹھی

نیز وہاں پہنچے پر سب نے پر زور استقبال کیا لیلیٰ نے ایک ماہ تک اسے بھرپور کمپنی دی۔ ان کی ہر اوٹنگ میں  
دانش بھی ضرور تھا لیلیٰ کا تو دانش کے بغیر کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا۔ دانی ہم فلاں جگہ جارہے تم آ جاؤ دانش حکم کا  
غلام مریضوں کو چھوڑ کر فوراً حاضر ہو جاتا

لیلیٰ کا پچھلے سال دانش سے نکاح ہو گیا تھا۔ رخصتی ابھی نہیں ہوئی تھی لیلیٰ صاحبہ m. S کرنے میں مصروف  
تھی

www.kitabnagri.com

چچا کی طرح دانش لوگوں کی فیملی یہی سیٹل تھی۔ دانش بھی لیلیٰ کی طرح یہی پیدا ہوا تھا دونوں بچپن کے دوست  
تھے کبھی کبھی دونوں کی ہم آہنگی آنکھ کو حیران کر دیتی دونوں کی پسند نہ پسند سب ایک جیسا تھا

ایک جیسا رنگ ایک جیسا میوزک ایک جیسا موسم کتابیں فلمیں سب کچھ ملتا۔ شروع میں آنکھ کو ان کے ساتھ  
کھو منا عجیب سا لگتا ایسے ہی کباب میں ہڈی لیکن جلد ہی اسے غلط فہمی دور ہو گئی اس نے دیکھ لیا یہ عام جوڑوں کی  
طرح رومینٹک جملوں کا استعمال نہیں کرتے نہ دانش ایسی بات کرتا جس سے وہ لال پیلی ہوتی اتنا زالا کپل اپنی



زندگی میں پہلی بار دیکھا حالانکہ دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھے شاید ان کی محبت کا اندر دوسرے لوگوں سے مختلف تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتے۔ اس کے ساتھ وہ پڑھائی میں بھی مصروف پھر بھی آنکھ کو مکمل وقت دیتی

اسکے تھیس کو موضوع تھا جنگی حیاتیات کا تحفظ اس نے نیا شوشہ چھوڑا جس سے چچی کا غصہ ساتویں آسمان تک آنکھ تم بھی اس سے دور رہو اس کا سایہ تم پر نہ پڑ جائے

لیلی بھی اپنے ارادوں میں اٹل تھی دونوں ماں بیٹی میں زبردست ٹھنی آنکھ بے چاری پریشان کس کے حق میں بولے

چچا خاموش تماشائی تھے بیٹی کی حمایت پر چچی انھیں بھی کھری کھری سنا دیتی آپ رہنے دیں آپکی شہ پر الٹی سیدھی حرکتیں کرتی ہے۔ سسرال میں ساس خوش نہیں ہوگی کے میری بہو گھوڑا اچھا دوڑاتی ہے اچھی سانگنگ کرتی ہے۔ شریف گھروں کی بہو بیٹیاں کے لچھن یہ نہیں ہوتے مگر یہاں میری سننا کون ہے۔ چچا اس دن بیٹی کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں بولے جب منٹ سماجت کچھ کام نہ آیا لیلی نے بھوک ہڑتال کر دی کمرے میں بند ہو گئی

www.kitabnagri.com

ایک دن تو چچی نے پرواہ نہیں کی دوسرے دن فکر مند ہوئی مگر لیلی اپنی ضد کی پکی اس وقت تک کمرے سے نہیں نکلی جب تک اجازت نہیں ملی پھر آخر چچی نے دے دی اجازت وہ خوشی سے کمرے سے نکل کر امی کے گلے میں بانہیں ڈال کر شکریہ ادا کیا پھر اس تمام قصے کے بعد لیلی نے نیا جھگڑا نکالا

آنکھ بھی میرے ساتھ جائے گی چچی پہلے ہی خفا تھی مزید ہو گئی مئی ناراضگی بالکل فضول ہے میں تفریح کرنے نہیں جا رہی یہ میرا ریسرچ ورک ہے جنگلی حیات کا تحفظ میرا موضوع ہے گھر بیٹھے یہ پاس نہیں کر سکتی مجھے اس کے لیے پراپر ریسرچ کرنا ہو گا میں مشاہدہ کروں گی انسان کی لاپرواہی سے جنگل کیسے تباہ ہو رہا ہے یہ بہت سنجیدہ موضوع ہے میرے ساتھ والے سب کا یہی خیال ہے یہ کام مجھے سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا میری تیار کردہ رپورٹس پوری دنیا میں دھوم مچا دیں گی آپ کو خوش ہونا چاہئے اللہ نے بہت ذہین بیٹی دی ہے ایک آپ ہیں ہر ٹائم بدگمان ناراض رہتی ہیں آنکھ کا ساتھ اس لیے کے مجھے دو تین دن لگ جائیں گے یہ گھر بور ہو گی اسی بہانے تفریح ہو جائے گی یہ اور دانش بھی گھوم پھر لیں گے افریقہ کے جنگلات کی پوری دنیا میں شہرت ہے آخر کار اجازت مل گئی دانش بھی ساتھ ملا ہوا تھا کے بغیر پریشانی کے اسے جانے دیں کیونکہ وہ اکیلی نہیں ہو گی وہ بھی ساتھ ہو گا وہ کوئی خوفناک جنگل کا دورہ نہیں کرنے جا رہے تھے وہاں خرگوش جنگلی بلیوں چوہوں پرندوں کے علاوہ ہرن ہوں گے چچی جان اپنے اکلوتے داماد کو کیسے ناراض کر سکتی تھی لہذا چہرے سے ناراضگی کے اشارے مٹا کر آنکھ اور لیلیٰ کو جانے کی اجازت دے دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ تو خود پہلے ہی لیلیٰ کے ساتھ جانا چاہ رہی تھی چچی کے خوف سے شوق کا اظہار نہیں کیا اجازت ملنے کی دیر تھی اس نے خوشی خوشی شال سوٹر رکھ لی سرشام وہ روانہ ہو گئے۔ دانش اور لیلیٰ اگلی نشست پر تھے وہ پیچھے ان کی باتوں میں شریک تھی لیلیٰ سارا وقت ان لوگوں کو برا بھلا کہتی رہی جو جنگل اجاڑ کے قدرت کے نظام میں خلل ڈالتے ہیں اس کا بس چلتا شکاریوں اور سوداگروں کو پھنسی دلوادیتی۔ عام آدمی اس بارے میں سوچ نہیں سکتا درخت پہاڑ جانور سب مل کر جنگل بناتے ہیں شاید ہم اپنے بچوں کو بتائیں بیٹا ہمارے زمانے میں ایسا جانور

## Woh Ik Aisa Shajar Ho novel by Farhat Ishtiaq

Posted On Kitab Nagri

ہوتا تھا چیتا کہلاتا تھا جیسے ہم آج ڈانو سور کے بارے میں پڑھے سنتے ہیں اسکو آج جنگل کے جانوروں کے علاوہ کسی ٹاپک پر بات کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا دانش بھی پتہ نہیں اسکا دل رکھنے یا سچ میں دلچسپی لے رہا تھا پوری رات سفر کرتے رہے کبھی دانش ڈرائیو کرتا کبھی لیلی۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

وہ تھوڑی دیر سو کر تازہ دم ہو چکی تھی پھر ان دونوں کے ساتھ گفتگو میں شریک ہو گئی لیلی کی کسی بات پر قہقہہ لگاتے ہوئے اسے لگا جیسے گاڑی پوری قوت سے کسی چیز سے ٹکرائی لیلی اور اسکے منہ سے بلند چیخ نکلی اس سے

پہلے کے وہ سنبھلتے گاڑی نے دو تین قلابازیاں کھائی زہین ماؤف ہو چکا تھا گاڑی کے قلابازی سے دروازہ کھل گیا اور وہ کسی بال کی طرح اوچلتی ہوئی جا کر زمین پر گری۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے جو منظر دیکھا تھا گاڑی موجود کسی کھائی میں جا گری تھی۔ اسکے بعد اسے ہوش نہیں رہا دماغ مکمل تاریکی میں ڈوب گیا تھا۔

اسے ہوش آیا تو کتنی دیر پتھر لی زمین پر پڑی رہی

اسکے سر کے عین اوپر سورج اپنی شعائیں بکھیر رہا تھا

وہ دس پندرہ منٹ یو نہی پڑی رہی پھر اچانک یاد آیا کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا گزری تھی وہ ایک دم اٹھ بیٹھ گئی پتہ نہیں کسی کی دعا لگی یا مجرہ ہوا تھا اتنے بری طرح گرنے کے باوجود کوئی زیادہ چوٹیں نہیں آئی تھی کہنیاں تھوڑی چھل گئی تھی ابھی بھی خون رس رہا تھا گھٹنے معمولی زخمی ہوئے وہ اپنی چوٹیں نظر انداز کر کے بھاگتی ہوئی اس کھائی کی طرف آئی جہاں گاڑی گری تھی۔

نیچے جھک کر دیکھا روٹھے کھڑے ہو گئے۔ وہ کھائی تو اسکے تصور سے بھی کہری تھی۔ اچھی طرح نظریں دوڑائیں کے گاڑی کے ہی کوئی اثار ملیں نہ گاڑی نہ ان دونوں کا کچھ پتہ بہت فکر مندی کے ساتھ سوچتے ہوئے تھوڑی دیر گزری ہوگی۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ خود کہاں اس وقت موجود ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے واپسی کا کون سا راستہ ہے۔ ان سوالات کا انا تھا وہ ان کو بھول بھال کر خود کی فکر میں پڑ گئی۔ ایک ماہ میں تو اسے وہاں کے بارے میں کوئی پتہ نہیں تھا وہ کسی طرح بھی شہری آبادی میں پہنچ جانا چاہتی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی پوری رات سفر کر کے وہ کس قصبے میں ہیں۔ اٹکل سے چلتی رہی چلتے چلتے اسکے پاؤں شل ہو گئے



یہاں تک کے شام کے آثار ہونے لگے۔ وہ بری طرح بے بس ہو کر وہی بیٹھ کر رونے لگی۔ اسے لگ رہا تھا وہ یوہی جنگل میں بھٹکتی رہے گی واپسی کا راستہ نہیں ملے گا۔ شاید اب کبھی اپنے گھر والوں سے مل نہیں پائے گی وہ بہت رو رہی تھی جنگل میں جہاں نہ آدم تھا نہ آدم زاد

یہ سوچ کر ہی وحشت ہو رہی تھی کے یہاں رات کیسے گزارے گی۔ رات تو خود ہی خوفناک ہوتی ہے اوپر سے جنگل

وہ تو بہت ڈرپوک سی لڑکی تھی۔ جو کتے بلیوں سے ڈرتی تھی۔ ہر جانور سے ڈرتی تھی۔ وہ تو اکیلے کمرے میں سونے سے ڈرتی تھی۔ عین اسی وقت اس نے ایک فائر کی آواز سنی وہ بری طرح خوف زدہ ہو کر چیخ پڑی پھر اسے وہ مل گیا جو کم سے کم انسان تو تھا۔ وہ اپنی خوش قسمتی پر خدا کا شکر ادا کر رہی تھی۔ جس نے اتنے ویرانے میں ایک جیتا جاگتا انسان ملا دیا۔ تمام رات اس نے عجیب کیفیت میں گزاری۔ کبھی آنکھ لگ جاتی کبھی کھلتی کبھی اچانک خوفزدہ ہو کر بیٹھ جاتی۔ رات کا جانے کون سا پہر تھا۔

جب اسکی آنکھ گاڑی کے اسٹاٹ ہونے سے کھلی۔ اس نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا مگر اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ ابھی صبح نہیں ہوئی تھی وہ بدحواس ہو کر بغیر دوپٹے اوڑھے باہر نکل آئی۔ سنائے کو چیرتی گاڑی دور جا رہی تھی۔

وہ پوری رفتار سے گاڑی کے پیچھے بھاگی

سنیں پلینز رک جائیں

میری بات سن لیں پلینز

وہ چیخ کر آوازیں دینے لگیں اس وقت جب سارا جنگل سویا ہوا تھا۔ کوئی آواز کوئی اہٹ نہ تھی۔ اسکی آواز کسی بازگشت کی طرح جنگل میں پھیل رہی تھی اس نے گاڑی روک لی تھی مگر واپس نہیں آیا تھا وہ خود بھاگی ہوئی گاڑی تک پہنچی۔

آپ اتنی رات کو مجھے اکیلا چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں۔ وہ اسٹرینگ پر ہاتھ رکھے بیزار بیٹھا تھا۔ محترمہ صبح کے چار بجے ہیں رات کب کی ختم ہو گئی۔

اور جہاں تک اکیلے چھوڑ کر جانے کا سوال ہے میں نہیں سمجھتا کہ میں نے ایسا کوئی وعدہ کیا تھا۔ کے آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ کے جاؤں گا۔ اتنی بزدل کم ہمت تھی تو اس جنگل میں کیا کرنے آئی تھی۔ وہ کپڑے نکھرے پہنے کل کی نسبت کافی فریش لگ رہا تھا۔ پتہ نہیں چار بجے نکلنے کے لیے وہ خود کب جا گا۔

آپ میری مدد کریں پلیز

آپ مجھے یہاں کے کسی بھی شہر قصبے میں پہنچادیں۔

میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی

www.kitabnagri.com

وہ اکھڑے پن کو کچھ کم کرتے ہوئے بولا

اس وقت تو مجھے جانا ہے واپس آؤں گا تو تمہیں اس مسئلے پر بات کریں گے وہ جیپ اسٹاٹ کرنے لگا

وہ اس کے ادا اس چہرے پر سرسری سی نگاہ ڈال کر اس سے مخاطب ہوا۔ کچھ کھلپیلینا وہاں اندر کالے کلر کا بیگ رکھا ہے اس میں کھانے پینے کا سامان ہے۔

اور اس کے علاوہ میری کسی چیز کو چھڑنے یا گھسنے کی ضرورت نہیں ہاتھ منہ دھونا ہوا تو ہمارا شاہی حمام

اس نے اشارے سے نظر آتی جھیل دکھائی

اور یہ جاوہ جا ہوا۔ وہ کچھ دیر جیپ دیکھتی رہی جب نظروں سے اوجھل ہو گئی تو واپس خیمے میں آگئی۔ کچھ دیر یوہی پریشان بیٹھی رہی۔

اس نے کہا تو ہے مدد کرے گا۔ پریشان سے کچھ نہیں ہو گا بہتر ہے ہاتھ منہ دھو کر کھاپی لوں۔ خود کو سمجھاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور جھیل کی طرف آگئی صبح کا اجالا ہلکا ہلکا پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ چڑیوں کے چہچہاہٹ ٹھنڈی پرسکون ہوا اسے کچھ دیر تمام فکروں سے غافل کر گئے

اللہ نے دنیا کتنی خوبصورت پیدا کی ہے

درخت پھل پھول بہتا صاف پانی وہ کتنی دیر کھڑی وہاں کا حسن دیکھتی رہی۔ چرند پرند خدا کی حمد و ثنا میں مصروف تھے۔ وہ جھیل کے ٹھنڈے پانی سے منہ ہاتھ دھونے لگی اسکی طبیعت ایک دم بشاش سی ہو گئی وضو کر کے خیمے میں آگئی نہ قبلہ کا پتہ نہ نماز کے ٹائم کا

لیکن وہ اللہ کے حضور نیت کر کے کھڑی ہو گئی

نماز پڑھ کے اللہ سے اپنی پریشانی سے نجات کی دعا کی

اپنے لئے چائے کا بنانے کا سوچا اور چولہے کے پاس گئی

وہ شاید جلدی میں اپنے لئے چائے بنا کر گیا تھا

اسی لیے چائے کے کپ سب ایسے ہی پڑے تھے

برتن دھونے کا تو کوئی انتظام نہیں تھا وہ اسکے بتائے ہوئے کالے بیگ کی طرف بڑھی۔ تاکے کپ اور پتی وغیرہ نکال سکے۔

بیگ میں خشک میوہ جات کافی تھے چینی پتی خشک دودھ

بھی تھا مگر کپ اور نہ تھا۔ مجبوراً وہ واپس جھیل تک گئی اور کپ وہاں سے دھو کر لائی۔ چائے کے ساتھ اس نے رات کا کھلا بسکٹ کا پیکیٹ اٹھا لیا۔ چار بسکٹ اور چائے کا کپ پی کر اس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ جس نے ویرانے میں اسکی خوراک کا بندوبست کر دیا۔

ناشتے سے فارغ ہو کر اس نے برتن دھو کر واپس رکھ دیے

اسکے بعد بستر کی چادریں جھاڑی کمبل طے کیے

وہ شاید اس کے بے آرام ہونے کے خیال سے سب کچھ ایسے ہی چھوڑ گیا تھا سب کام کر کے دیکھا گھڑی کی سوئیاں آدھا گھنٹہ آگے ہوئی تھی۔ وہ منع کر کے گیا تھا مگر اکیلے ایسے کیسے رہتی میز پر پڑی کتاب اٹھا کر پڑھنے لگی

شکاریات کے متعلق وہ مشکل سے دس منٹ پڑھ پائی

اسکے بعد ٹیپ ریکارڈر آن کر لیا اس میں بولے جانے والی زبان سے وہ قطعی نا آشنا تھی



باہر نکل کر آس پاس تفریح کا لطف نہیں یوں لے سکتی تھی

اگر رستہ بھول گئی تو کیا ہو گا۔ ساتھ جنگل ہے کوئی جانور ٹکرا گیا تو کیا ہو گا۔ جانوروں کا خیال آیا تو دوسری دل دہلا دینے والی سوچ بھی زمین میں آگئی

اگر اس وقت کوئی جانور گھس آئے تو میں کیا کروں گی

وہ دل کو ہر طرح بہلانے لگی کہ وہ شکاری ہے اسے یہ محفوظ جگہ لگی تو خیمہ لگایا یہاں یقیناً کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کچھ سمجھ نہ آیا تو درود کا ورد کرنے لگی

صبح سے دوپہر دوپہر سے شام وہ وہی بیٹھی رہی

ناشتے کے بعد اس نے پانی تک نہ پیا

گھڑی نے چار بجائے اس نے شکر کیا کہ اب وہ آنے والا ہو گا

کل بھی ہم لوگ اسی وقت آئے تھے مگر چار تو کیا ساڑھے چھ ہو گئے اور وہ واپس نہیں آیا تو اسے عجیب و غریب

www.kitabnagri.com

وہم ستانے لگا

وہ اسی شیر کا شکار کرنے گیا ہے اس نے خود سے کہا

اگر وہ خود اس شیر کا شکار بن گیا تو کیا ہو گا

میں یہاں بیٹھی اس کا انتظار کرتی رہو گی اس خیال کا آنا تھا کہ وہ پورے خشوع و خضوع سے اس کی سلامتی کی دعا مانگنے لگی

دو نفل پڑھ کر اسکے لوٹنے کی دعا مانگ رہی تھی کہ جیپ ک رکنے کی آواز آئی

شکر ہے خدا یا وہ اپنی دعاؤں کی قبولیت پر خوش ہوئی

وہ اندر آیا تو اس نے دوپٹہ نماز کے اسٹائل سے اوڑھا ہوا تھا اور اس پر نظریں جمائے کھڑی تھی شکر ہے آپ واپس آگئے میں تو بہت پریشان ہو گئی تھی وہ خوشی اور مسرت سے اس سے مخاطب ہوئی وہ اسکو گھورتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا

سامنے کارپٹ پر پھینک دی اس کے بعد اپنے شوز بڑے بے رحم انداز میں اتارے اور انھیں بھی دور پھینک دیا وہ جو اپنی بات کا جواب نہ ملنے پر شرمندہ سی ہو گئی اس کے غصے اور ناراضگی والے انداز سے ڈر گئی شرٹ کے بٹن کھول کر شاید شرٹ بھی پھینکنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ مگر اسکو دیکھ کر رک گیا۔ کیا مصیبت ہے میرے سر پر کیوں کھڑی ہو پتہ نہیں کون سی منحوس گھڑی تھی تم جیسی بلاناظر ہو گئی۔ وہ اس بے وجہ کی پھٹکار پر کھول کر رہ گئی مگر حالات ایسے نہیں تھے کہ اسے کھڑی کھڑی سنا دے

اسی لیے چہرے کو دوستانہ ہی رکھا جیسے وہ کسی اور پر برس رہا

www.kitabnagri.com

ہو اسکی طرف دیکھے بنا وہ سگریٹ اور لائٹر اٹھا کر واپس بیڈ پر بیٹھ گیا ایک کے بعد دوسری دوسری کے بعد تیسری سلکا تار ہا وہ اسکو خاموشی سے کھڑی دیکھتی رہی

اس وقت تو اتنے جلال میں لگ رہا تھا ان سے بات کیسے کی جائے وہ اپنے آپ سے بولی وہ تھوک نگلتی ہمت کر کے اس کے سامنے آگئی

سینیں آپ نے کہا تھا آپ میری مدد کریں گے دیکھیں میرے گھر والے پریشان ہو رہے ہو گے آپ یہاں جو بھی قریب ترین شہر ہے وہاں تک مجھے پہنچا دیں پلیز ڈرتے ڈرتے اس نے مشکل سے اپنی بات مکمل کی جو اسکے وجود سے بیگانہ غصے سے بولا

میں نے کوئی تمھارا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا کیا بات ہے گھر والے پریشان ہو رہے ہوں گے اکیلے جنگل کی سیر کرنے بھیج دیا تب پریشان نہیں ہوئے لاکے مصیبت میرے سر پر ڈال دی دیکھو بی بی تم یہاں سے چلی جاؤ میں اس ٹائم بہت غصے میں ہوں تمہارا سرور پھاڑ دوں گا

مجھے سے بات نہ ہی کرو تو بہتر ہے میں اکیلی نہیں تھی

ہم لوگوں کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا وہ تو۔۔۔۔۔ وہ یہاں اپنی موجودگی کی وضاحت کرنے لگی اس نے بیزاری سے ٹوک دیا۔

مجھے تمہاری غم زدہ داستان میں کوئی دلچسپی نہیں ہے

مہربانی مجھے معاف ہی رکھو۔ یہاں رہنا ہے تو خاموشی سے رہو ورنہ جہاں مرضی چلی جاؤ میں جب تک اپنا ٹارگٹ اچیو نہیں کروں گا میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا تمہارے اوپر میرا یہی حسان کافی ہے تمہیں یہاں رہنے دیا اس سے زیادہ مجھ سے توقع نہیں رکھنا

وہ جو اتنی دیر سے بلاوجہ ڈانٹ سن رہی تھی اس کے اس طرح بات کرنے سے غصے سے پاگل ہو گئی یہ جنگلی خود کو سمجھتا کیا ہے اتنی باتیں تو پوری زندگی کسی سے نہیں سنی

رکھے اپنا احسان سنبھال کر مجھے ضرورت نہیں اتنے بد تمیز انسان کا احسان لینے کی

جیسے زرا بھی حساس نہیں میں کمزور بے بس پریشان لڑکی ہوں آپ کی ہم وطن ہم مڑھب بھی ہوں۔ آپ کے لئے درندے انسانی جان سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ جارہی ہوں میں یہاں سے

بھرائی ہوئی آواز میں بولتی باہر کی طرف قدم بڑھانے لگی وہ اسے دیکھ رہا تھا آنکھوں میں حیرانی بھی تھی اب میں چاہئے سسک سسک کے مرجاؤں آپ سے مدد نہیں مانگوں گی اتنی انا مجھ میں بھی ہے مگر جاتے جاتے بتا دوں آپ ایک بد تمیز جنگلی اور بد اخلاق انسان ہیں جو کسی کو تکلیف پہنچانے کے کچھ نہیں کرتے میں مرگئی تو میرا خون آپ کے سر ہو گا۔ آنسو صاف کرتے ہوئے باہر نکل گئی۔ اسے اپنا رونا اچھا نہیں لگ رہا تھا اب وہاں سے آ گئی تو رونا کیوں غصے سے سے نکل تو آئی تھی اب عجیب آوازیں آرہی تھی تو ڈر رہی تھی۔ شام کے ٹائم ہی ایسا عالم تھا جیسے آدھی رات ہو۔ ٹھیک ہے اگر میرے نصیب میں ایسے مرنا لکھا تو میں بدل نہیں سکتی اپنی بے بسی پر آنسو بہاتی ایک پتھر پر بیٹھ گئی

چاروں طرف اونچے اونچے درخت تھے ویرانی تھی ایسا لگ رہا تھا ابھی کئی سے بھوت نکل آئے گا

ایسی جگہوں پر تو بدروح بھی بسیرا کرتے ہیں کوئی چڑیل نوچ کر خون پی جائے گی۔ وہ بلک بلک کر رونے لگی ہے آوازوں میں اب اس کے رونے کی آواز بھی شامل ہو گئی تھی۔ وہ خود کو سمجھتا کیا ہے نواب کی کا اللہ کرے اسے وہی شیر چیر پھاڑ کر رکھ دے روتے ہوئے بد عادے رہی تھی پیٹھ پیچھے کسی کو بد عادینا اچھی بات نہیں جانی پہچانی آواز سن کر سراٹھا کر دیکھا وہ سامنے مسکراہٹ لئے کھڑا تھا اس نے نفرت سے منہ پھیر لیا۔ چلو وہ اسے چلنے کا کہہ کر خود چل پڑا مڑ کر اس کی طرف دیکھا وہ ٹس سے مس نہ ہوئی

چلو بھی اچھا میری غلطی تھی سوری اب کیا تمہارے سامنے ہاتھ جوڑوں وہ منا بھی یوں رہا تھا جیسے اسکی دس نسلوں پر احسان کر رہا ہو نہیں جاؤں گی کبھی نہیں جاؤں گی چاہئے کچھ بھی ہو جائے۔ میں بغیر ت نہیں ہوں اتنا زلیل کیا ہے پھر بھی چلی جاؤں اتنی دیر سے رو رو کر آواز بیٹھ گئی تھی جبکہ آنسو دوبارہ بہنے کو تیار تھے۔

سوچ لو جہاں تم اس وقت بیٹھی ہو یہ جگہ سانپوں کے گڑھ ہے

رات کے وقت درختوں سے اتر کر زمین پر چہل قدمی کرتے ہیں

اور وہ بھی کوبرا سانپ۔ ویسے تو یہاں اڑنے والے سانپ بھی ہوتے ہیں

خیر تمہاری مرضی۔ اپنی بات ختم کر کے وہ اپنے قدم آگے بڑھانے لگا

جبکہ وہ سانپوں کی وادی میں بیٹھی رہی اسے انا کا مسئلہ تھا

اچانک وہ چیخا رے تمہارے پیچھے سانپ ہلنا مت جواب میں وہ اس سے بھی بلند چیخیں مارنے لگی ایک دم کھڑی

ہو گئی اور بھاگ کر اسکے پیچھے آکر چھپ گئی مضبوطی سے اس کی قمیض پکڑ کر اس پتھر کو دیکھنے لگی جس پر وہ بیٹھی

ہوئی تھی کلک کہاں ہے سانپ مجھے نہیں نظر آرہا پتہ نہیں کہاں گیا ابھی تو یہی تھا خیر جانے دو ہمیں کیا چلو

چلیں آئلہ نے اس کی قمیض چھوڑ دی

دوبارہ اسکی طرف دیکھا وہاں سانپ تو کیا چھپکلی بھی نہیں تھی

چلنا ہے کے نہیں تم مجھے کوس رہی تھی پھر بھی لینے آگیا وہ ابھی تک سانپوں کے ڈر میں تھی



کیا واقعی میرے پیچھے سانپ تھا؟

اس وقت بھی تمہارے پیچھے درخت پر ایک سانپ جھول رہا ہے وہ بڑی بے نیازی سے بولا وہ پھر چیخ مار کر اسکی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی جلدی چلیں یہاں سے۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے اس نے اپنی مسکراہٹ دہی دھیرے سے بڑھایا

اگر یہ نہیں آتا تو دنیا سے کوچ کر جاتی

اچانک اس نے چیخ ماری وہ جھنجھلا گیا

تمہیں کیا تکلیف ہے بات بے بات چیخیں مارتی ہو تمہارے گلے میں خراشیں نہیں پڑتی میرے توکان کے پردے پٹھے معلوم ہو ہیں

وہ چڑ کر بولا ابھی ابھی میرے پاؤں سے کوئی چیز ٹکرائی تھی

کوئی چوہا ہو گا اچلتے سانپ کبھی دیکھا وہ اس کے چہرے کی سفیدی سے متاثر ہو کر دلا سادے رہا تھا کیا پتہ تھا محترمہ سانپ کے نام سے اتنا خوف زدہ ہو جاتی ہوں اگر سچ کا سامنے آجائے تو۔

اس نے اس کے پاؤں کی طرف دیکھا تم ننگے پاؤں کہں ہو اپ نے اتنی بد تمیزی کی میں غصے میں ننگے پاؤں ہی آ گئی تھی

میں نے بد تمیزی کی تھی؟ وہ حیران ہو کر بولا۔ لڑکی جھوٹ مت بولو الٹا تم مجھے جنگلی بیہودہ کیا کیا بولی۔ تھی

یہ میری اعلیٰ ظرفی ہے میں پھر بھی تمیں لینے آگیا وہ نئے سرے سے تپ گئی اچھا پہلے مجھے منحوس مصیبت بلا کس نے کہا تھا

اچھا چلو حساب برابر کسی کا کسی اہدار نہیں رہا میرا خیال ہے اب جھگڑا ختم کر دینا چاہیے تشریف لائیں میری نہایت قابلِ احترام اور معزز مہمان اگر آپ اندر آکر میرے غریب خانے کو رونق بخش تو میں اپنی خوش قسمتی سمجھو گا وہ عاجزی سے بول رہا تھا

وہ اندر داخل ہوئی تو وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے اندر آگیا۔

میرے خیال سے بات بات پر ایسے چڑجانا اسی لیے اپنی صحت کا یہ حال کیا ہوا ہے خوش رہا کرو۔ ورنہ کچھ عرصے بعد لوگ تمہارا نام چڑچڑی رکھ دیں گے وہ چولہے کی طرف بڑھا اور اس سے بولا کچھ کھایا تھا دوپہر کو؟ جواب میں اس نے نفی میں سر ہلادیا صبح چائے اور بسکٹ کھائے تھے۔ دیکھو اگر تم بیمار پڑ گئی نا تو مجھ سے توقع مت کرنا۔ میں تیمارداری کروں گا۔ میں تو چلو کام کی دھن میں کھانے پینے سے غافل رہا لیکن تم۔۔۔۔

وہ اسے ڈانٹ رہا تھا جبکہ وہ خاموش تھی۔ چلو تم بھی کیا یاد کرو گی میں آج تمہیں مزے دار پاسٹا بنا کر کھلاتا ہوں وہ اچانک ہی مہربان ہو گیا وہ اس کے بدلنے پر بھی حیران تھی اس نے بیگ سے پاسٹے کا پیکیٹ نکالا چھوٹی سی پتیلی نکال کر وہاں پاس پڑے کین سے پانی ڈال کر ابلنے کے لیے رکھ دیا وہ اسے دیکھ رہی تھی اس کے کام کرنے کا اندراناڑی تھا وہ سگھڑاس کے پوہڑپن کو برداشت نہیں کر سکی اس کے پاس آگئی۔ اور بولی

آپ رہنے دیں میں بنادیتی ہوں جواب میں اس نے کندھے اچکائے موسٹ ویلکم

یہ کام بھی میرے لیے دنیا کا مشکل ترین کام ہے اگر عبد اللہ یہاں ہوتا آپ اس کے ہاتھ کا کھانا کھا کر خوش ہو جاتی۔ مگر افسوس وہ چولہے سے ہٹ گیا تھوڑے سے پانی میں پاٹا بھرا ہوا تھا بیچاروں کو ڈوبنے کے لئے چلو بھر پانی بھی نصیب نہیں ہوا وہ بول کے ہنس رہی تھی وہ اسے ہنستا دیکھ کر حیران تھا

کیا ہوا؟

کچھ نہیں پھر اس نے اوپر اوپر سے تھوڑا سا نکال دیا اور بولی اگر آپ کی اجازت ہو تو آپ کے بیگ سے نمک لے سکتی ہوں

جو چاہے لے لو کھانا جلدی کھلا دو۔ تمہیں بھی ثواب ملے گا پورے دن کا پیاسا بھوکا ہوں مزید کسر تم نے منتیں کروانے میں کر دی وہ خود ہی بیگ سے نمک نکال کر لے آیا اور پوچھنے لگا اور کچھ چاہئے؟

ہاں ایسا کریں مچھلی اور مشرومز کا ایک ایک ڈبہ لے آہیں سامان کا تفصیلی جائزہ تو وہ صبح لے چکی تھی وہ بڑی سعادت مندی سے دونوں چیزیں لے آیا اور خود ہی کھول کر اسے دی۔ پاٹا بواٹل ہو گیا ہے اس کا پانی کہاں پھینکوں؟ تو وہ بولا

www.kitabnagri.com

لاؤ میں باہر پھینک آؤں وہ اس ٹائم بڑا ہی اچھا بچہ بنا ہوا تھا

اسے شدید بھوک لگی تھی اس ڈر سے اسے نہیں دیا پانی کے ساتھ سب پھینک نہ دے وہ خود ہی اٹھا کر باہر لے گئی وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے پھر وہ جیتی دیر مشروم اور مچھلی کو بھون رہی تھی وہ بھی ساتھ کھڑا دیکھ رہا تھا فرائی کے بعد اس نے چیزیں مکس کی پتیلی میں اور پلیٹ میں نکالنے لگی تو وہ کہری سانس لیتا ہوا بولا

خوشبو تو زبردست آرہی ہے پلیٹ اس کے ہاتھ میں پکڑا کر اپنے لئے ڈالنے لگی فرہنگ پین میں کیونکہ یہاں سب چیزیں ایک ایک تھی چیچ بھی ایک وہ اپنی پلیٹ پکڑ کر کارپٹ پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا اپنے لئے پتی کے ڈبے سے چیچ نکال کر اس سے زرا فاصلے پر بیٹھ گئی وہ بڑی رغبت سے کھانے لگا بڑے دنوں بعد اسے کوئی ٹھنگ کا کھانا ملا تھا وہ کھانے کی تعریف کر رہا تھا خالی پلیٹ کر کے اور نکال کے لے آیا جب کہ وہ کھاپی کے فارغ ہو گئی تھی

کیا ہوا تم اتنی جلدی کھا چکی؟

وہ حیران ہوا کل اس کا ندیدہ پن اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا۔ اور لونا اتنا تھوڑا سا کھایا ہے وہ شاید خلوص سے بول رہا تھا مگر آئلہ کو لگا کل کے حوالے سے طنز کر رہا ہے

میں اتنا ہی کھاتی ہوں۔ شکریہ۔ اس کے جواب میں وہ خاموش ہو کر کھانا کھانے لگا اس نے سوچا اسے اپنے حالات اب تفصیل سے سنا دینے چاہیے تاکہ اسے پتہ چلے میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں

کل تو میں پورا دن بھوک پیاسی جنگل میں بھٹکتی رہی لیلی کے نیچر نے سب کو مراد دیا وہ ابھی ٹھیک سے بات کر نہیں پائی اس نے بوریت سے ٹوک دیا ظاہر ہے کوئی ایکسیڈنٹ ہی ہوا ہو گا شوق میں تو تم یہاں نہیں پھر رہی تھی۔ اس زکر کو رہنے دو وہ دوسری بار اسکے اوپر گزی بات سننے سے روک دیا اس کا پولامنہ دیکھ کر وہ ہنس دیا دیکھو اس میں ناراض ہونے کی کوئی بات نہیں ہے میں تھوڑا عجیب ہوں کسی کی تکلیف نہیں دیکھی جاتی آپ کی بھی کہانی دردناک آہوں سسکیوں والی ہو گی اس وقت میرا رونے کا کاموڑ نہیں اور اس وقت تم سناؤ گی تو خود بھی رو گی پہلے بھی بیس پچیس لیٹر پانی آپ کی آنکھوں سے بہا گیا

عجیب آدمی ہیں آپ۔۔ آپکو میرے بارے میں کوئی تجسس ہی نہیں ہے میں کون ہوں کہاں سے آئی ہوں وہ پلیٹ رکھنے کھڑا ہوا اور بولا

اچھا یہ بتاؤ کافی میں بناؤں یا تم؟ اس نے بات ہی بدل دی

وہ فوراً کھڑی ہو گئی میرے لیے بغیر شکر کے بلیک کافی

کپ اس کے ہاتھ سے لے کر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا وہ گلاس میں اپنے لیے ڈال کے دوسرا کشن گھسیٹ کے بیٹھ گئی کافی کا پہلا گھونٹ لے کر وہ بولا

لڑکی اس میں کوئی شک نہیں تم کھانا اور کافی بہت اچھے بناتی ہو میرا نام لڑکی نہیں ہے میں آنکھ ہوں وہ بار بار لڑکی سن کر تنگ آ کر ٹوک دیا

اوہ آنکھ اکرام میں بھی کتنا بھلکڑھوں اخبارات میں آئے دن آپ کی نیوز چل رہی بس زہن سے نکل گیا اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔ آنکھ نے اس کے بعد اس کے ساتھ کوئی بات نہیں کی کافی پی کر گلاس اٹھا کر میز پر رکھا اور واپس کشن پر بیٹھ گئی وہ اس کی خاموشی کو انجوائے کر رہا تھا۔

میرا خیال ہے اب سونا چاہئے وہ کھڑا ہو کے جمائی لیتے بولا پھر اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر بیڈ پر لیٹ گیا اور ہاتھ بڑھا کر لائٹ بھی بند کر دی ایمر جنسی لائٹ جیسے چار چنگ کی شدید ضرورت تھی جیسے گل ہوئی گھپ اندھیرا چھا گیا اس نے کوئی چیز اس کی طرف اوچھالی اور بولا یہ لے لو۔

وہ جو ابھی وہی بیٹھی تھی ہاتھ لگا کر دیکھا تو اس نے کمبل دیا تھا اسے دن موسم اچھا تھا مگر رات کو سردی تھی کل رات بھی وہ ٹھٹھراتی رہی تھی پہلے اسے دل تھا انکار کر در پھر خیال آیا کہ یہ تکلف اسے سردی میں مارے گا



اس نے چپ کر کے کمبل اپنے گرد لپیٹ لیا۔ اسکے کمبل میں سے پیاری اور سانسوں کو تازہ کرنے والی خوشبو آرہی تھی نہ جانے کون سا پرفیوم استعمال کرتا تھا مگر خوشبو لا جواب تھی وہ خوشبو محسوس کرتے ہوئے انکھیں بند کر کے سونے لگی تو اسکی آواز آئی

میں تمہیں کل صبح ہی چھوڑ آتا ہوں اپنے دوستوں سے لگائی شرط اور اپنی شکست کو بھول گیا مگر یہاں مسئلہ یہ ہے اس کا شکار اب میری ضد کا مسئلہ نہیں رہا۔ بلکہ کئی انسانی جانوں کے تحفظ کا بھی سوال ہے ہم تو بس شکار کرنے چلے آئے تھے اسکی چلاکی سے میرے سب دوستوں نے سرنڈر کر دیا اور چلے گئے مگر میں نے ہار نہیں مانی مجھے ہار سے نفرت ہے ان کے جانے کے بعد میں مشن میں ڈٹ گیا

پاس والے گاؤں گیا تو پتہ چلا ایک عورت اور دو بچے اس کا لقمہ بن چکے ہیں۔ وہ سب لوگوں کے لئے شدید خطرہ ہے اس کو ختم کرنا بہت ضروری ہے اس روز وہ میرے شکنجے میں آگیا تھا تم نے چیخ مار کر کھیل بگاڑ دیا تھا۔ آج بھی سارا دن اسی کی تلاش میں مارا مارا پھرتا رہا مایوس ہو کر آگیا امید ہے تم میری بات سمجھ گئی ہوگی آئلہ جواب میں خاموش رہی تو وہ بولا

کچھ تو فرمائیں آئلہ اکرام صاحبہ اس کے نام پر زور ڈال کر بولا۔ میں نے آپ کی تمام تقریر سن لی محترم وقار احمد صاحب وہ ہنس پڑا اتنے اندھیرے میں دیکھائی نہیں دیا آواز ہنسی کی آئی۔ بہت خوب ویسے تم نے میرا نام کیسے معلوم کر لیا۔؟

آپ کا تازہ انٹرویو سنا تھا وہی سے اسے اھار رکھنا نہیں آتا تھا اس لیے بولتی گئی۔ وہ بے ساختہ بولا

تم نے پڑھا تھا میرا انٹرویو؟

تجھی میں سوچ رہا تھا تم مجھ سے ایمپریس کیوں ہو

ویسے آپ سڑنی آکر دیکھو میں واقعی کتنا مشہور ہوں وہاں کی میگزین میں میرے مکالمے چھپتے ہیں۔ لوگ میرے آگے پیچھے رہتے ہیں

ہاں آپ کو میاں مٹھو بننے کا بہت شوق ہے وہ چڑگی۔

آنکھ خاتون اسے میاں مٹھو نہیں خود شناسی کہتے ہیں

صرف آنکھ ہوں میں وہ چڑگی

خود شناسی نہیں خود پسندی کہتے ہیں۔ گڈنائٹ وہ کروٹ بدل کے سو گئی۔ وہ بولا

صرف آنکھ اگر یہ خود پسندی ہے تب بھی کچھ غلط نہیں آج دن کے تمام واقعات سوچ کر نہ جانے کب اسے نیند آگئی اس کی آنکھ کھولی تو وہ چولہے کے پاس کھڑا تھا چائے پی رہا تھا میز پر موم بتی جلا رکھی تھی گرن موڑ کے اسے دیکھا جو چائے اور سلاٹس تیز تیز کھا رہا تھا۔ گیلے بکھرے بال بتا رہے تھے صبح نہایا ہے گھڑی آج بھی کل کی طرح چار بج رہی تھی ہلکی نیلی جینز پر سلور ٹی شٹ پہن رکھی تھی

اسے اپنی طرف دیکھتے پایا مسکرا کے بولا سو جاؤ ابھی بہت صبح ہے وہ خاموش پڑی رہی کپ رکھ کے وہ اپنے بیگ سے رائفل ریو اور زکا لے لگا اس کے بعد شوز پہنے گھڑی باندھی نکلنے لگا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور بولی

اگر وہ ایک ہفتہ آپ کے قابو میں نہیں آیا تو آپ یہی رہو گے ہفتہ کیا سال بھی نہ آیا تو میں یہی رہوں گا وہ پریشان ہو کر بولی۔ کچھ میرے حال پر رحم کریں میرا کیا قصور ہے

رہنا یہاں مزے سے کھاؤ پیو مجھے بھی کھلاؤ ثواب کماؤ

اچھا باقی باتیں رات کو ہوں گی اللہ حافظ

وہ اسکے پریشان چہرے پر نگاہ ڈال کر نکل گیا اس کے جانے سے نیند کہاں آتی اس کے ہونے سے عجیب سا تحفظ ملتا اس کے جاتے ہی وہ ختم ہو جاتا۔

وضو کر کے نماز پڑھی ناشتہ کیا سارا بھلاؤ سمیٹا کارپٹ پر بیٹھ کر ٹائم گزارنے لگی کتنا گنداحلیہ میرا ہو رہا ہے کاش کوئی دوسرے کپڑے ہوتے بدل لیتی اسکی نفاست پسند طبیعت کو گراں گزرا۔ اچانک اس کو خیال آیا اٹھ کھڑی ہوئی

اسے کیا پتہ چلے گا وہ تو شام کو آئے گاتب تک میرے کپڑے سوکھ بھی گئے ہوں گے اور میں اسی حلیے میں نظر آؤں گی وہ اپنے آپ کو سمجھتی ہوئی شجر ممنوعہ کی طرف بڑھی

پہلے بیگ میں تو شکار کا سارا سامان تھا دوسرے بیگ میں کپڑے دیکھ کر ایکسائیڈ ہو گئی

کپڑے ایسے نکالے کہ اسے پتہ بھی نہ چلے کہ کوئی اس کے بیگ میں گھسا تھا۔ بڑی احتیاط سے صابن شیمپو نکال کر جھیل کی طرف آگئی

خوب اچھی طرح گھٹنوں تک پیر دھوئے۔ دو مرتبہ بالوں میں شیمپو کیا کہاں وہ روز نہانے والی اور کہا یہ حال۔ خوب اچھی طرح منہ ہاتھ دھو کر وہ خیمے میں آئی کپڑے بدلے اس کے برش سے بال سلجھائے اور واپس جھیل پر اپنے کپڑے دھوئے خوب نچوڑ کر تاکہ جلدی سوکھ جائیں۔ اور وہی خیمے کے پاس پتھر پر ڈال دیے۔

دھوپ خاصی تیز تھی آدھے گھنٹے میں سوکھ جائیں گے اس نے خود کو تسلی دی اور خیمے میں آکر بیٹھ گئی۔ کپڑوں کے سوکھنے کا انتظار کرنے لگی۔ بے شک وہ موجود نہیں تھا اس کی چیزیں استعمال کر کے خود کو چور محسوس کر رہی تھی۔ عین اسی وقت جیپ کے روکنے کی آواز آئی۔ اس کی سانس نیچے اوپر ہو گئی اسکا دل کی چھپ جائے غائب ہو جائے۔ اسے بھی آج ہی جلدی آنا تھا۔ وہ جیسے اپنے چھپنے کی جگہ تلاش کرنے لگی۔ وہ جیسے اندر داخل ہوا ظاہری بات تھی چھوٹی سی جھونپڑی میں آتے ہی پہلی نظر اسی پری۔

وہ بالکل سامنے کھڑی تھی اتنے قد آوار انسان کے کپڑے اس کے جسم پر کیسے سما سکتے تھے۔ جینز کے پنچوں کو پتہ نہیں کتنی بار فولڈ کر کے پوری کی۔ کندھے بھی کہاں کے کہاں پہنچے ہوئے تھے۔ وہ اتنی بری طرح اپنی زندگی میں کبھی شرمندہ نہیں ہوئی تھی جیتنا اب ہونا پڑ رہا تھا۔

اندر داخل ہوتے ہی حیرانی سے اسے دیکھا جو سر جھکائے شرمندہ کھڑی تھی۔ اتنی سکت بھی نہیں تھی کے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتی۔ وہ اسے نظر انداز کرتا اندر بڑھا بیگ سے ریولوار اور دوسری چیزیں نکالنے لگا دو تین منٹ میں وہ اپنا کام کر کے پلٹا وہ ابھی تک بت بنی کھڑی تھی

تمہیں کس نے سزا میں کھڑا کیا بیٹھ جاؤ آرام سے۔ میرا ریولوار تنگ کر رہا تھا تو دوسرا لینے آیا ہوں۔ وہ باہر جانے لگا پھر رک کر بولا

کل کی طرح بھوکى مت رہنا کچھ کھا لینا۔ اسنے سر اٹھا کر دیکھا وہ اسے دیکھ رہا تھا عام سا جیسے کوئی بات ہی نہیں ہے۔ بڑی مشکل سے سر کو ہلایا وہ بس جواب کا منتظر تھا۔ جواب ملتے ہی ہارون جاچکا تھا۔

وہ خود کو کوسنے لگی کیا سوچا ہو گا اس نے میرے بارے میں

# Woh Ik Aisa Shajar Ho novel by Farhat Ishtiaq

Posted On Kitab Nagri

اسے رہ رہ کر افسوس ہو رہا تھا

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

اس سے تو اچھا تھا میں پوچھ کر اس کے کپڑے لے لیتی۔

شرمندگی سے تو وہ بات بہتر تھی مگر عقل کس کو ہے۔



اس کے کہنے کے باوجود وہ غصے سے بھوکی رہی۔ اس کے کپڑے جیسے سوکھے اپنے پہن کر اس کے اتارے جیسے بڑا گناہ کر دیا ہو۔

اپنے ریڈ اور بلیک سوٹ پہن کر اسکی جان میں جان آئی

اگرچہ آنکھ نے اس کے کپڑے تھوڑی دیر ہی پہنے اخلاق کا تقاضا تھا دھوکے رکھے جائیں۔ اس لیے دھو کر سکھائے پھر اسی طرح طے کر کے بیگ میں رکھ دیے۔ آج سارا دن یہی کام کبھی ایک جوڑا دھل رہا کبھی دوسرا۔ پھر سکون کا سانس لیا پھر بالوں کو سلیقے سے باندھا اور کارپٹ پر بیٹھ گئی۔ چھ بجے اس کی واپسی ہوئی تو وہ ابھی وہی بیٹھی ہوئی تھی۔ اندر آتے ہی اس نے بڑی بھرپور نظروں سے اس کا جائزہ لیا۔ آنکھ نے اسے دیکھا تو وہ گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا نگاؤں کا زاویہ بدلتے ہوئے بولا

کیا حال چال ہے صرف آنکھ آپ کے؟ آج کا دن کیسا گزرا؟ وہ اس کی مخصوص بات سے چڑ کر کچھ بھی نہیں بولی۔ وہ بیڈ پر بیٹھ کر شوز اتارنے لگا اور خود پر افسوس کرنے لگا۔ میں بھی کتنا پاگل ہوں اس نے واپس شوز پہننے شروع کر دیئے۔ وہ حیران ہو کے دیکھ رہی تھی

www.kitabnagri.com  
باہر زبردست قسم کے تیتروں کا شکار کر کے لایا ہوں بھون کر کھائیں گے۔ سوچا تم کو کنگ میں ایکسپرٹ ہو پوچھ لوں کیا ضرورت پڑے گا پاس ہی دیہات ہے کھانے پینے کا سامان مل جاتا ہے۔ اپنی بات ختم کر کے اسے سوالی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ آنکھ نے دو تین چیزیں بتائی آتا ہوں کہہ کر چلا گیا۔ وہ واپس آیا چیزیں اسے پکڑا کر واپس پھر باہر چلا گیا۔ وہ اس کے پیچھے آئی تو بیٹھا بڑے اچھے طریقے سے تیتروں کا صاف کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر بولا۔

اندر سے کوئی برتن لے آؤ انہیں دھولیا جائے اس نے حکم کی تکمیل کی۔ میرا خیال ہے آپ اچھے دھوگئی اور ہی کرو۔ اس نے برتن پکڑا یا تو وہ خاموشی سے جھیل کی طرف جانے لگی اسے ہمت نہیں ہو رہی تھی بول سکے کے مجھے اکیلے جاتے اس ٹائم ڈر لگتا ہے۔ اسے عجیب خوف آرہا تھا پیچھے دیکھا تو وہ خیمے میں جا چکا تھا۔ اسکا ڈر اور بھی بڑھ گیا۔ وہ کہاں دیکھ رہی ہو میں یہاں ہوں اپنے بالکل قریب سرگوشی سنائی دی تو وہ چیخ پڑی۔ ایندہ اگر تم میرے سامنے چیخی نا تو میں نے تمہارا گلہ دبا دینا ہے۔

آپ کہاں سے آگئے میں نے آپ کو آتا نہیں دیکھا وہ اب تک حیران تھی۔ انہیں پتھروں پر چل کے آیا ہوں۔ آپ کے گھر کے رستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

آپ کو ڈر سے فرصت ملے تو دیکھیں نا وہ آرام سے شعر کو بے محل استعمال کر کے مسکرا رہا تھا۔ مجھے پتہ ہے ڈر کے مارے تمہاری حالت خراب ہے۔ اسی لئے آگیا۔ اب جلدی سے کچھ ہاتھ چلاؤ

بھوک لگی ہے اس کی بات پر جلدی کرنے لگی جبکہ وہ اس کے برابر بیٹھ کر جھیل میں پتھر پھینکنے لگا۔ دھلائی کا کام مکمل ہوا تو دونوں خیمے میں آگئے۔ آنکھ نے جلدی سے مسالہ لگانا شروع کر دیا تیتروں پر۔ وہ پتہ نہیں دوبارہ کہاں چلا گیا تھا وہ آدھا گھنٹہ بیٹھ کر اس کا انتظار کرتی رہی۔ آپ کہاں چلے گئے تھے اس نے بڑی فکر مندی سے پوچھا تو وہ پتا نہیں کس بات پر ہنس پڑا۔ اپنی بات کے جواب میں ہنسی آنکھ کو زہر لگی۔ ایسا کون سا لطیفہ سنا دیا جو اتنی ہنسی آرہی ہے۔ وہ اس کے ناراض چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

ایک دوست کے کہنے پر پہلی اور آخری بار انڈین مووی دیکھی وہ پھر ہنسا اور کارپٹ پر بیٹھ گیا۔ اس فلم میں ہیر و ہیر وئین ایک دوسرے سے بڑی شدید قسم کی محبت کرتے تھے۔ مگر ظالم سماج نے ان کی راہ میں رکاوٹ بنی

آخر تنگ آکر دونوں اپنا گھر چھوڑ دیتے ہیں۔ جنگل میں آجاتے ہیں ہیر و صاحب جو کے لاپٹھ رہے تھے۔ اچانک ایک آرکیٹیکٹ بن جاتے ہیں لکڑیوں کو کاٹ کر گھر بناتا ہے۔ دونوں نے وہاں رہنا شروع کر دیا۔ ہیر و جنگل میں شکار اور لکڑیاں لینے جاتا ہیر و سن دکھی گانے گاتی اور اچھے اچھے کھانے تیار کرتی۔ میں نے دوست سے کہا کہ جنگل میں کیسے رہ رہے نہ بندانہ بندے کی ذات بے تکی فلم ہے

اس نے اپنی بات ختم کی تو آنکھ کو اپنا چہرہ تپتا محسوس ہوا۔ وہ اتنا آوٹ اسپوکن ہو گا اس کے وہم و گمان میں نہیں تھا۔ گوشت کو کیا چولہے پر تل لوں وہ اس کی بات کو بدلتے دیکھ کر پوچھا۔ کیا تم ان فلموں کی باتوں پر یقین کرتی ہو۔؟

میں فلمیں نہیں دیکھتی بغیر دیکھے آگے بڑھ گئی اور خواہ مخواہ تیتروں کو الٹ پلٹ کرنے لگی۔ ابھی جب تم میرا یہاں بیٹھی انتظار کر رہی تھی تو برسوں پہلے دیکھی فلم یاد آگئی۔ وہ بھی اس کے پاس آکر رکھڑا ہو گیا جی نہیں میں آپ کا انتظار نہیں کر رہی تھی۔

حد ہوتی ہے خوش فہمی کی وہ زبردستی ہنسی  
www.kitabnagri.com  
تمہیں نہیں لگتا ہم گھر سے بھاگے ہوں جیسے ہیر و ہیر و سن کی طرح۔ وہ اس کی بات پر چڑ گئی۔  
لگتا ہے آپ بہت خوش ہو۔

ارے تمہیں کیسے پتہ چلا وہ حیران ہوا۔ وہ اس کی حیرت کو نظر انداز کر کے سنجیدگی سے بولی۔  
عام لوگ خوشی میں بے تحاشا اور بے تکی بھی کرتے ہیں۔

اسی لیے۔ وہ برا منائے بغیر مسکرا دیا۔ تمہارا خیال بالکل ٹھیک ہے اب جلدی سے بتاؤ میں کیوں خوش ہوں۔

آپ کی خوشی غالباً چیتوں شیروں تک محدود ہے۔ ان کے ہی مطابق کوئی بات ہوگی۔

مان گئے بھی تمہاری زہانت کو۔ اب جلدی سے یہ اٹھا کر باہر چلو وہاں میں نے تمہاری دعوت کا انتظام کیا ہے۔

وہ مسالہ لگے تیتروں کو اٹھا کر اس کے پیچھے باہر آگئی۔ خیمے سے کچھ فاصلے پر اس نے لکڑیاں جلا رکھی تھی۔

سیخوں سے ملتی جلتی چیز پتہ نہیں کہاں سے لایا ہو گا وہ سیخوں پر تیتروں چڑھاتے بولا تم نے کبھی ایسا ڈیز کیا؟

آنکھ نے نفی میں سر ہلا دیا۔ وہ بھی اس کی مدد کرنے لگی گوشت کے بھوننے کی اور لکڑیوں کے جلنے کی خوشبو ماحول کو خوبصورت بنا رہے تھے ایسے لگ رہا تھا جیسے دونوں پیکنگ منارہے ہوں۔ کچھ دیر کو تو وہ بھول ہی گئی کہ وہ کن حالات کا شکار ہوئی تھی گھر والے کیسے پریشان ہو رہے ہوں گے۔ چاند نے جیسے اپنی ساری چاندنی یہی پنچھاور کر دی ہو۔ ماحول کا اثر تھا یا تیتروں واقعی ہی مزے دار تھے وہ اس سے بولی اتنا شاندار ڈیز میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ ڈیز مجھے ساری زندگی یاد رہے گا

وہ گرم گرم سیخ سے بوٹی اتارے ہوئے بولا ہمارے ساتھ رہو گی تو اسے مزے آئیں گے۔ پھر بولا

آج میں نے اس کا کام تمام کر دیا۔ بہت چالاک بنتا تھا۔

اس کو مارنے کے لئے بہت بڑے شکاری ناکام لوٹ گئے یہ میرا زندگی کا شاندار کارنامہ ہے میرے دوست تو خوشی سے پاگل ہو جائیں گے۔ وہ بے حد خوش تھا۔ اسکی بات سن کر وہ بھی اچھل پڑی۔ اس کا مطلب آپ اب مجھے چھوڑ آئیں گے وہ اس پر تفصیلی نگاہ ڈالتے بولا۔

تمہیں چھوڑنے کا کیا مطلب تمہیں لگتا ہے میں یہاں مزید قیام کروں گا۔ میں تورات میں ہی چلا جاتا مگر مسئلہ تمہارا ہے۔ میرا کیا مسئلہ؟

ابھی چلیں نا آپ کو میری وجہ سے کوئی پرالہم نہیں ہوگی۔

میں وعدہ کرتی ہوں آپ کو بالکل پریشان نہیں کروں گی۔

وہ گہری سانس لے کر بولا۔ پاگل ہو تم پتہ نہیں تمہارے گھر والوں نے اتنے خطرناک جنگل کیسے آنے دیا۔ اسکی بات پر چڑکے بولی۔ میری ساری بات کبھی سنی ہی نہیں تو مہربانی کر کے خاموش ہی رہیں وہ اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسا

اچھا دل چھوٹا نہ کرو آج سناؤ میں خاموشی سے سنوں گا۔

وہ اس کے شرارتی لہجے سے چڑگئی اور اٹھ کر چل پڑی

دیکھو ابھی اتنا اچھا کھلایا کھانا اسے غصے میں ضائع مت کرو۔ ورنہ تمہارے گھر والے سوچیں گے میں نے کچھ کھلایا پلایا نہیں۔ وہ بنا کچھ کہے خیمے میں آگئی۔ کچھ دیر میں وہ بھی اندر آگیا آنکھ بیڈ پر بیٹھی تھی۔

اٹھو یہاں سے۔ اسے اٹھنے کو کہا وہ چپ چاپ اٹھ گئی۔ اس نے اپنے سنگل بیڈ جو صوفے کا کام بھی دیتا تھا فولڈ کرنا

شروع کر دیا

بیڈ فولڈ ہو کے چھوٹے سے سوٹ کیس جیسا ہو گیا۔



وہ سب دیکھ رہی تھی۔ میرا خیال ہے تم مہمان بن کر کھڑی ہونے سے میرا ہاتھ بٹاؤ۔ تاکہ جلدی روانہ ہو سکیں۔ آئلہ سن کر پچن کی طرف آگئی۔ اور سب برتن سمٹنے لگی۔ اس نے سب کھانے کا سامان اور برتن بیگ میں بھر دیے۔ اور میز کی طرف آئی کتابیں اٹھاتے پوچھا یہ کہاں رکھوں؟

یہ سامنے والے بیگ میں ڈال دو۔ سب سامان باندھ گیا تو وہ اٹھا اٹھا کر جیپ میں رکھنے لگا۔ تیسرا چکر لگا کر آیا تو یہ شرٹ ہاتھ میں لئے کھڑی تھی

کیا ہوا؟ اس نے جواب دینے کے بجائے دونوں چیزیں اسکی طرف بڑھادی۔ یہ رکھ لیں تم خود ہی رکھ دو۔ تو وہ بیگ میں رکھنے لگی۔ سب رکھ کے وہ اب خیمہ اکھاڑ رہا تھا

جیپ میں رکھ کر ہر جگہ نظریں دوڑائیں کچھ رہ نہ جائے تو آئلہ ایک درخت کے پاس کھڑی کچھ کر رہی تھی۔ ہارون اس کے پاس آگیا وہ اس کی آمد سے بے خبر تھی

درخت پر اپنا نام کھود رہی تھی۔ تمہارا کیا دوبارہ کبھی یہاں آنے کا ارادہ ہے۔ پتہ نہیں لیکن میرا دل چاہ رہا تھا۔

بہت سالوں بعد جب کوئی یہاں سے گزرنے تو میرا نام دیکھ کر سوچے وہ نام کو گہرا کرتی ہوئی بولی۔ بڑے رومینٹک خیال ہیں۔ میں نے آج تک ایسا نہیں سوچا ورنہ کس کس جنگل میرا نام نہ ہوتا۔ ویسے ایڈیا برا نہیں میں بھی لکھ دیتا ہوں۔ اسی کے نام کے نیچے اپنا بڑا بڑا نام کھود ڈالا اور ہاتھ جھاڑتا ہوا بولا اب چلیں؟

ہاں چلیں۔۔۔۔ جیپ کے پاس پہنچ کر موٹے تازے شیر کو پڑا دیکھ کر چیخ نکل گئی۔

میں نے منع کیا تھا پھر چیخیں وہ ناراض ہوا۔

یہ بھی ہمارے ساتھ جائے گا نہیں میں اس کے ساتھ سفر نہیں کر سکتی۔ نہیں جاتی تو مت جاؤ

رہو یہی میں تو جا رہا ہوں وہ جیپ اسٹاٹ کرنے لگا

آپ مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں جو بھی اس منحوس کی خاطر۔ لگتا تھا بہت مشکل سے کھسا کیونکہ آدھا سیٹ پر آدھا نیچے تھا۔ تمہیں آنا ہے تو آؤ ورنہ میں جا رہا ہوں

آنکھ نے بڑی مشکل سے قدم جیپ کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولنے لگی اور ہارون کو بے بسی سے دیکھنے لگی اور بولی

یہ مر گیا آپ نے ٹھیک سے چیک کر لیا تھا۔ کہیں ایسا نہ ہو مکاری کر رہا ہو۔ وہ تھر تھر کانپ رہی تھی وہ غصے میں تو ہو گیا مگر بہت آرام سے بولا آنکھ کیوں ٹائم ضائع کر رہی ہو بیٹھ جاؤ نا۔ وہ بہت مشکل سے اندر گھسی تو ہارون نے بلند آواز میں شکر ادا کیا وہ اس کی بات سے بے نیاز پیچھے دیکھ رہی تھی دیکھنے کا انداز ایسے جیسے اسے دیکھنا نہ چاہ رہی ہو۔ وہ اسکے اتنے خوف زدہ ہونے پر رحم کی نظروں سے دیکھنے لگا۔ اب کیا میں حلف اٹھا کر کہوں کہ یہ مر گیا ہے۔

www.kitabnagri.com

وہ ناراض انداز میں بولی آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا

شیر کو میرے اوپر ترجیح دے کر میری انسلٹ کی ہے

یہ بات اگر جانور معصوم کے بجائے کسی خاتون کے لیے بولی ہوتی تو میں آپ سے معذرت کرتا۔ آنکھ نے چونک کر اسے دیکھا وہ مسکرا نے لگا۔ مجھے بڑی جلدی ہے اپنے ٹھکانے پہنچنے کی اسکی لاش سڑے نہیں میں نے کچھ طریقے کیے محفوظ رہے۔ تم یہ بتاؤ تمہیں جانا کہاں ہے؟

اسکی بات کے جواب میں وہ بولی

ویسے مجھے نیروبی جانا ہے مگر آپ کو جہاں سہولت ہو چھوڑ دیں تو وہ ہنس کر بولا

اچھا تو آپ نیروبی میں رہتی ہیں وہ اس کی ہنسی پر حیران تھی

آپ کچھ عجیب سے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتے شاید لیلیٰ ہوتی بہت انجوائے کرتی۔ وہ تو سب گھر والوں کو بھول بھال کے آپ کے ساتھ شکار پر نکل پڑتی۔

لیلیٰ کے ذکر کے ساتھ ہی اسے ان دونوں کی فکر ستانے لگی۔

یا اللہ وہ لوگ بخیریت ہوں وہ بغور اس کے چہرے کی اداسی کو دیکھنے لگا وہ اس کا موڑ بدلنے کے لئے بولا اتنی خوبیوں کی مالک لڑکی سے آپ کا کیا تعلق آپ کی دوست آپ کی طرح بزدل ہونی چاہیے۔ وہ اپنے بارے میں کمینٹس سے برا منانے کے بجائے لیلیٰ کا بتانے لگی وہ ہوتی سب سے پہلے شیر پر پاؤں رکھ کر تصویر بنواتی پھر اس کا تفصیل سے جائزہ لیتی۔ وہ کسی سے نہیں رڑتی بہت بلند ارادے ہیں اس کے۔۔ وہ خلا باز بننا چاہتی تھی چچی نے نہیں کرنے دیا اسے یہ شوق پورا۔۔

www.kitabnagri.com

وہ مسکرا کر بولا کہاں پائی جاتی ہے یہ لیلیٰ کسی جنگل میں ہونی چاہئے۔ ویسے اسے اب تک فیس مل چکا کے نہیں مجھے تو سن کر ہی ملنے کا شدید شوق ہو گیا

وہ بولی منہ دھور کھئے اس کا نکاح ہو چکا ہے وہ اس کے لہجے پر ہنس پڑا اور اپنے لہجے میں افسوس شامل کرتے بولا

افسوس میں لیٹ ہو گیا۔ کچھ دیر دونوں میں خاموشی چھائی رہی۔ باتوں میں لگ کے اس کا دھیان شیر سے ہٹ چکا تھا نیند آرہی ہے تو سو جاؤ اپنے لئے اسکے لہجے میں موجود خلوص پر اس کا دل خوش ہو گیا

نہیں ابھی تو نیند نہیں آئی تھوڑی خاموشی کے بعد پھر اس سے مخاطب ہوئی۔ آپ کے گھر والے آپ کو اتنے خطرناک کام کے لیے اجازت کیسے دیتے ہیں

ایسا شکار جس میں جان کو خطرہ میرے بھائی نے آرمی جوائن کی اس دن امی نے رورو کے گھر سر پر اٹھالیا تھا۔

جیسے ابھی جنگ چھڑنے والی ہو۔ اس کے جواب میں وہ طنزیہ انداز میں بولا

میرے پیچھے کوئی رونے والا نہیں ہے۔ اسی لئے میں جو جی میں آتا کر سکتا ہوں۔ وہ اسے دیکھنے لگی

شاید میں نے کوئی غلط بات کر دی جس سے یہ ہٹ ہو اوہ خود ہی قیاس آرائیاں کرنے لگی۔

وہ تیز رفتاری سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ شاید وہ اس کی زمہداری سے بری ہونا چاہتا تھا۔ آئلہ چاروں طرف سناٹا چھائے ماحول سے نظریں چرائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ کتنی ویرانی اور دہشت ہے اس جگہ پر اگر یہ ساتھ نہ ہوتا تو میں کب کی اللہ کو پیاری ہو جاتی۔۔ وہ خود سے باتیں کر رہی تھی۔۔ اسی وقت جیپ زوردار جھٹکے سے روکی۔ اس کا سر سامنے ٹکراتے ٹکراتے بچا اسے دروازہ کھول کر باہر نکلتے دیکھ کر پوچھنے لگی

کیا ہوا؟

شاید جیپ میں کچھ پر اہلم ہو گئی ہے اس سے پہلے کے مکمل جواب دے جائے میں چیک کر لیتا ہوں

ایک ہاتھ میں ٹارچ پکڑے وہ انجن میں کچھ دیکھ رہا تھا

آنکھ اس کی مدد کے خیال سے باہر نکل آئی۔ اور بغیر کچھ بولے ٹارچ اس کے ہاتھ سے لے لی۔ وہ کیا کر رہا کیا چیک کر رہا نہیں جانتی تھی نہ دلچسپی تھی بس یہ تھا جیپ جلدی سہی ہو اور اس ویرانی جگہ سے نکلیں۔ اپنے خیالات اس سے شیر بھی نہیں کر سکتی تھی کے ایسی جگہ پر رو حیں بھڑک رہی ہوتی ہیں۔ آپ بے شک بہت بہادر ہو پر روح سے کیسے مقابلہ کرو گے۔۔ اسی ڈر سے وہ اس کے اور بھی قریب ہو گئی تو وہ چڑ کے بولا کہاں گھس رہی ہو رو رہو تھوڑا وہ اس کے ناراض لہجے سے ڈر کر فوراً دور ہو گئی۔۔ وہ پندرہ منٹ تک مغز ماری کے بعد بولا ٹھیک تو ہو گئی تھوڑا سا پانی چاہئے۔۔ چلتے وقت خیال نہیں رہا چیک کر لوں فکر کی بات نہیں پاس ہی ایک چشمہ ہے۔۔۔ میں وہاں سے لے کر آتا تم جیپ میں بیٹھو۔ وہ کین پکڑ کر جانے لگا تھا تو فوراً بولی

میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی مجھے یہاں اکیلے ڈر لگتا ہے

بیوقوفوں کی باتیں نہیں کرو پاس ہی جا رہا ہوں نہیں میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گی ضد کرتی وہ اسے زہر لگ رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہاں خطرناک راہ ہموار ہیں میں پانی سنبھالوں گا یا تم کو

میں نے منع کر دیا تو کر دیا۔ سمجھیں

جیپ میں بیٹھ جاؤ اس کے غصے اور ناراضگی سے سہم کر

جیپ میں بیٹھ گئی تو وہ اس کے پاس آکر بولا

دروازہ لاک کر کے شیشے چڑھا کر بیٹھو



جب تک میں واپس نہیں آتا باہر مت نکلتا۔ کسی بھی صورت سمجھیں آرام سے بیٹھو خطرے کی بات نہیں ہے

--

وہ سامنے ٹھلوانی رستہ ہے وہی سے پانی لے کر آتا ہوں۔۔۔ وہ اسے تسلی دیتا ہوا تیز قدموں سے اگے بڑھ گیا جیسے جلد لوٹنا چاہتا ہو۔ آنکھ نے پیچھے پڑے درندے کو دیکھا اسے ایسا لگا جیسے لال آنکھوں سے اسے دیکھ رہا ہے اس کی طرف سے زہین ہٹایا اس کو لگا ڈرائیو سیٹ پر کوئی بھوت آکر بیٹھ گیا ہے وہ اس کی ہدایت نظر انداز کرتے نیچے اتار آئی

چاہئے کچھ ہو جائے میں اکیلے یہاں نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔ وہ اس طرف بڑھ گئیں جہاں اسے جاتے دیکھا تھا۔ دو چار قدم چلنے سے اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ ساتھ چلنے سے کیوں منکر رہا تھا۔ اونچا نیچا مکمل اندھیرے میں ڈوبا۔ چاند کی تھوڑی بہت روشنی رہنمائی کر رہی تھی دو تین دفعہ ٹھوکر کھا کر گرتے گرتے بچی۔ مزید چلنا مشکل لگا تو وہی بیٹھ کر اس کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔ اچانک اسے اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایسا لگا جیسے بہت سے لوگ چل رہے ہوں اس نے خوفزدہ ہو کر مڑ کر دیکھا تو دھنگ رہ گئی وہ چار حبشی نما انسان تھے شاید افریقی تھے ان کے لمبے مضبوط جسم بتا رہے تھے کوئی شکاری ہیں۔ وہ اس کی طرف بڑھے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں لائٹن تھی چاروں کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی وہ جیسے اپنی جگہ سے جانے لگی ایک تیزی سے اس کی طرف بڑھا اسکے جسم سے تو جیسے جان ہی نکل گئی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا یہ وہ جیسے نہ ایک قدم اگے جاسکتی ہے نہ اسے آواز دے سکتی ہے وہ پتہ نہیں کون سی

زبان میں کیا بولا اور اسے اپنے طرف گھسیٹا اس نے پوری طاقت سے خود کو چھڑوانا چاہا مگر بے سود پتہ نہیں کہاں سے اس میں طاقت آئی بلند آواز میں چیخیں لگی ہارون ہارون بچاؤ ساتھ ہی اس سے خود کو چھڑا رہی تھی۔ وہ جو پانی لے کر واپس آ رہا تھا اسکی آواز پر کین وہی پھنک کر بھاگتا ہوا اوپر چڑھا۔ جو رستہ اس نے پانچ منٹ میں کیا تھا وہ چند سیکنڈ میں عبور کر کے اوپر آیا تو یہاں کا منظر دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا۔ تیز قدموں سے وہ بڑھا تو حبشی نے آنکھ کو چھوڑ دیا یوں جیسے تم سے بعد میں بات کرتے پہلے اس سے نیٹ لیں۔ اس کے ایک دم چھوڑنے سے وہ زمین پر گر پڑیں۔ فوراً اٹھ کر دیکھا ہارون سامنے کھڑا تھا وہ بھاگ کر اس کے پاس آگئی

اور اسکے پیچھے کھڑی ہو کر چھپ گئی۔ چاروں اسے ہاتھ سے اشارہ دے رہے تھے کہ ہمت ہے تو مقابلہ کرو آنکھ کو اس نے دور ہٹایا اتنے زور سے جھٹکے جانے سے جیسے اسکے حواس جاگ اٹھے۔۔ اسے لگا وہ بھی ان کے حوالے کر کے ہاتھ جھاڑ کر چلا جائے گا۔۔ اسے آخر کیا ضرورت ہے۔ نہ یہ کوئی فلمی ہیرو ہے کہ دس غنڈوں کو جہنم واصل کر دے گا۔ وہ ان میں سے کسی پر بھی نظر ڈالے اندھا دھند بھاگنے لگی۔

اس کے کان اس وقت کچھ نہیں سن رہے تھے اسے نہیں پتہ تھا وہ لوگ آپس میں کیا باتیں کر رہے ہیں اسے بس خود کو بچانا تھا۔ ہر قیمت پر دو تین مرتبہ ٹھوکر کھا کر گری مگر پرواہ نہیں کی۔ وہ بھاگتے پتہ نہیں کتنی دور نکل آئی زخمی بھی ہوئی پاؤں شل ہو گئے تھے سانس بھی پھول رہی تھی۔۔

وہ ایک اونچے ٹیلے کے پیچھے چھپ گئی۔ اور بڑی شدتوں کے ساتھ اپنے رب کو پکارنے لگی۔۔۔

یا اللہ عزت سے بڑ کر کوئی چیز نہیں ان درندوں سے مجھے بچالے۔ وہ سانس تک روک بیٹھی تھی۔ پھر اس نے دو چار انسانی چیخ کی آواز سنی ساتھ ہی فائر کی بھی۔

کیا وہ مجھے چھوڑ کر نہیں گیا کیا میری عزت بچانے کے لئے رک گیا۔ اس نے ایک لمحے سوچا پھر مایوسی میں گھر گئی  
اگر وہ رک بھی گیا ہوتا تو ہار گیا ہو گا وہ تو زیادہ لوگوں تھے۔ اسے پھر چیخوں کی آواز سنی اس کے بعد گہرا سکوت  
چھا گیا۔ اسے

لگ رہا تھا اس ویرانے میں اسکے سوا کوئی نہیں ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کچھ دیر پہلے وہ اس ویرانے سے ڈر رہی  
تھی ابھی بالکل ڈر نہیں رہ تھا۔

اس نے اپنے پاس قدموں کی آواز سنی تو پتہ چلا امتحان ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ نہیں میں اس کھائی سے کود کر جان  
دے دوں گی مگر یہ رسوائی برداشت نہیں کر سکتی

وہ یہ سوچ کر اٹھی اور آنے والے کو دیکھے بنا بھاگ کر آگے بڑھنا چاہتی تھی مگر ہارون نے اسے بازوؤں سے پکڑ  
کر روک لیا۔ اسے سنبھلنے کا موقع دیے زور سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ جب میں نے منع کیا تھا تو گاڑی سے  
کیوں اتری۔ بولو۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ جیسے بالکل اوٹ آف کنٹرول ہو رہا تھا۔ تمھاری سمجھ میں کوئی بات نہیں آتی۔ اسی لئے تمھارے ساتھ رات  
کا سفر کرنے سے ڈر رہا تھا۔ مگر تمہیں نہ اپنی پرواہ ہے نہ کسی اور کی۔ اسے شدید غصے میں ایسا پہلے نہیں دیکھا تھا  
۔ وہ بالکل نڈھال ہو چکی تھی وہ بے اختیار آگے بڑھی اس کے کندھے پر سرد کھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ تو  
وہ چپ سا ہو گیا۔

اس نے نہ تسلی دی نہ رونے سے روکا نہ خود سے الگ کیا۔

وہ خاموش کھڑا رہا وہ نجانے کتنی دیر روتی رہی۔

اسے سسکیاں بند گئی تب بھی وہ چپ کھڑا رہا۔ پھر آنکھ نے تھوڑا ہٹ کے اسے دیکھا ہارون نے ہاتھ پکڑ کر تیز قدموں سے واپس اسی راستے پر جانے لگا۔ اسکے وجود کا سارا بوجھ جیسے اس نے اٹھایا ہوا تھا وہ ساتھ گسٹ رہی تھی۔ پتھر میں اڑا دوپٹہ اس نے جھک کر اٹھایا۔

اس نے سر جھکا کر اس سے دوپٹہ لے کے لپیٹ لیا۔

کچھ اگے بڑھے تو چاروں وہ زخمی پڑے تھے۔ ایک کرار ہاتھ باقی تین شاید بے ہوش تھے۔ ان پر نظر ڈال کے اگے بڑھ گئے۔ جیپ کا دروازہ کھولا اسے اندر دھکیلا وہ آنسو پتی بیٹھ گئی۔ جب جیپ اسٹاٹ ہونے پر اس نے اپنا سر اٹھایا۔ وہ پہلے سے بھی تیز رفتاری سے چلا رہا تھا۔ اچانک اس کی نظریں ہارون کے بازوؤں پر پڑی جو خون میں بھیگی ہوئی تھی۔

وہ جھجک کے بولی آپ کا بازو زخمی ہو گیا۔ اس پر کچھ باندھ لیں اس نے اس کی ایک نہیں سنی اسی رفتار سے چلاتا رہا۔ وہ اس کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

www.kitabnagri.com

آپ کو خون نکل رہا گاڑی روک کر مرہم پٹی کر لیں اس نے ہاتھ جھٹکتا ہوا پھنکارا۔ تم مجھ سے کوئی بات مت کرو تمہارا احسان ہو گا۔ وہ اس رد عمل سے چپ کر کے بیٹھ گئی۔

مگر نظریں اس کے بازوؤں پر ہی تھیں۔ اسے پتہ تھا یہاں پڑے بیگ میں سامان کے ساتھ فرسٹ ایڈ بکس بھی تھا۔ وہ تیزی سے جھکی اور فرسٹ ایڈ بکس نکال لیا۔ وہ اس کی تمام کاروائی سے لا تعلق تھا۔ باکس سے کاٹن نکال کر

اس نے اپنا ہاتھ ہارون کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔ وہ ایک جھٹکے سے جیپ روک کر بولا۔ اب تم نے مجھ سے بات کی یا میرے قریب آئی تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ وہ جواب میں رونے لگی۔

میرے ہاتھ سے نہیں تو خود کر لیں اتنا خون نکل رہا ہے اس نے رڑ سے بکس اس کی گود میں رکھ دیا وہ غصے سے اٹھا کر بیسرج کرنے لگا۔ وہ آنسو بہاتی اس کی طرف دیکھتی رہی

پٹی باندھ کر اس نے پھر جیپ اسٹاٹ کر دی۔ بغیر کسی تکلیف کا اظہار کیے پہلے کی طرح گاڑی چلا رہا تھا۔

آنکھ نے دوچار بار سر اٹھا کر دیکھا مگر وہ شاید اس وقت اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا اس کو جب بات کی ہمت نہ ہوئی تو گردن جھکا کر بیٹھ گئی

کافی دیر بعد اس نے سر گھوما کے دیکھا تو وہ سر جھکائے چپ بیٹھی تھی۔ اور چہرہ آنسوؤں سے بھگا ہوا تھا۔  
بائیں گال پر اب تک اس کی انگلیوں کے نشان موجود تھے۔

ہاتھوں اور چہرے پر خراشیں پڑی تھیں۔ جن سے خون رسنا بند ہو گیا تھا۔ اس کا دل چاہا ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کر دے۔ اور کوئی ایسی بات کرے کہ وہ ہنسے۔ دل کی بات رد کر کے وہ پھر سے سامنے دیکھنے لگا۔ اپنے آس پاس گاڑیوں کی آوازیں سنائی دی تو سر اٹھا کر باہر دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ جنگل سے نکل کر شہر کی حدود میں پہنچ گئے تھے۔



پتہ نہیں کیا وقت ہو رہا تھا شاید ابھی رات ہی تھی۔ پورا شہر سویا ہوا محسوس ہوا۔ اس ویرانے سے گاڑیوں کا شور اس وقت بارونق لگا رہا تھا۔ اسے ایسا لگا صدیوں کی مسافت طے کر کے یہاں تک پہنچی۔ جیپ ایک ہوٹل کے آگے روک کر وہ بغر کچھ بتائے چلا گیا۔ وہ ایک شاندار ہوٹل تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آتا دکھائی دیا لیکن اکیلے نہیں تھا وہ دونوں بڑی پر جوش باتیں کرتے آرہے تھے۔ ساتھ والا خوش اور تیز چل رہا تھا جیسے کچھ دیکھنے کی جلدی میں ہے۔ وہ تیز قدم اٹھاتا جیپ کی طرف آیا۔ تو ایک دم ٹھٹھک گیا چہرے پر حیرانی اور بے یقینی ملے جلے ہارون نے آتے متعجب انداز میں بولا۔

یہ آنکھ ہے۔

ہاں وہ اتنی معروف کے بس اتنا کافی تھا کہ یہ آنکھ ہے

سامنے والا بھی اسی کا دوست تھا بغیر حیرانی شائستگی سے مسکرا کر بولا

بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر جواب میں اخلاقاً مسکرا کر انا پڑا۔ اس کی طرف سے توجہ ہٹاتے ہی سیٹ پر دیکھنے

لگے دونوں وہ بڑی بڑی الفاظ میں اسے اخراج تحسین پیش کر رہا تھا۔ بہادری کو سراہ پھر دونوں جیپ سے تھوڑا

www.kitabnagri.com

ہٹ کے بات کرنے لگے آنکھ نے سننا چاہا

تم اس کا انتظام کرو مجھے ابھی نیروبی جانا ہے اگے کا پروگرام بعد میں طے کریں گے۔ پاگل ہو گئے ہو تم اتنی لمبی

ڈرائیو کر کے آئے ہو تھوڑا سا ریست کرو۔ کم سے کم کچھ کھاپی لو۔ کتنے تھکے لگ رہے ہو کتنے بجے چلے تھے وہاں

سے؟

وہ شاید اس سے بہت محبت کرتا تھا بالکل ماؤں کی طرح فکر سے سب پوچھ رہا تھا۔ اس کی بات پر وہ مسکرا کر بولا

کھانے پینے کو بالکل ٹائم نہیں مجھے جلد نیروبی پہنچنا ہے

ویسے 11 بجے چلے تھے ہم وہاں سے۔ ہم کے الفاظ سے اس نے بے ساختہ اسے دیکھا اور بولا بہت دیر نہیں لگی پہنچنے میں کس طرف سے آئے ہو۔ وہ اس کے لئے فکر مند لگ رہا تھا۔

بس جیپ رستے میں خراب ہو گئی تھی۔ وہاں دیر لگ گئی وہ بہت لاپرواہ انداز میں بولا۔

خیر جو بھی ہو میں تمہیں ایسے نہیں جانے دوں گا۔

نیروبی کہیں بھاگا نہیں جا رہا۔ کچھ کھاپی لو آرام سے جانا۔ وہ بے بس نظروں سے دیکھتے بولا پیٹر دیر ہو جائے گی ہو جائے میری بلا سے ت اندر چلو۔ اسے مکمل نظر انداز کیے دونوں مصروف تھے۔ وہ اس کے مجبور کرنے پر وہاں رکنے پر رضامند ہو گیا۔

ہارون آنکھ کے پاس آ کے بولا آؤ اندر جبکہ اس کا دوست وہی کھڑا رہا وہ بنا چوں چراں کے جیپ سے نکل آئی۔

ان دونوں کے ساتھ شاندار ہوٹل میں زخمی پاؤں ابھی لٹیں وہ خوا مخواہ بالوں پر ہاتھ پھر کر سنوانے کی کوشش۔

وہ دونوں مسلسل شکار اور جنگل کی باتیں کر رہے تھے۔

وہ خاموشی سے اپنے ساتھ والے شخص کے جوتوں پر نظریں جمائے تھی۔ وہ جو باظاہر اس سے لا تعلق نظر آ رہا تھا اس کے آہستہ قدم دیکھ کر سست رفتار ہو گیا اس کا دوست بھی اس کی وجہ سے سست چلنے لگا۔ لفٹ میں آ کر دونوں بالکل خاموش تھے۔ اسے ایسا لگا اس کا دوست گہری نگاہ سے اس کو دیکھ رہا ہے۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو

وہ ہارون سے مخاطب تھا۔ ایک بہت عمدہ کمرے میں داخل ہو کر پیٹر سے بولا تم دونوں بیٹھو میں دونوں کو بلا کر لاتا ہوں۔ وہ ہنسا باہر نکلنے لگا تو ہارون بولا

بھائی عبد اللہ کو جگنا کسی مردے کو اٹھانے کے مترادف ہے یہ نہ ہو ہم یہی بیٹھے رہیں۔ وہ اچھے موڈ میں تھا۔ بیٹھ جاؤ اسکی آواز پر آنکھ نے اس کی طرف دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ خاموشی سے صوفے پر ٹک گئی۔ تو وہ ایک نظر اس پر ڈال کے کھڑا ہو گیا۔

کپڑے نکال کر باتھ روم گھس گیا۔ اسی وقت پیٹر اندر آیا اس کو اکیلا دیکھ کر پوچھا ہارون کہاں ہے؟

وہ شاید نہا رہے ہیں۔ اس نے مختصر جواب دیا۔ آپ بھی فریش ہو جائیں۔ ابھی آپ کو باقی دوستوں سے ملوانا ہے۔

ہمارے چار دوستوں کا گروپ ہے۔ میں اور ہارون بچپن کے دوست ہیں۔ عبد اللہ اور مانگل سے شکار کے دوران دوستی ہوئی۔ دوستی بھی عجیب ہے سال سال نہیں ملتے۔ سب الگ الگ دیسوں کے باسی ہیں سال کے ان دنوں ہم ملتے اور شکار کھلتے ہیں۔۔ باقی سال فون پر رابطہ رہتا ہے۔ وہ بہت شائستہ اندر میں باتیں کر رہا تھا۔ اتنے میں ہارون سر رگر تا باہر آیا پیٹر سے بولا

اب اگر روک ہی لیا ہے تو جلدی کھانے پینے کا انتظام کرو۔ بہت بھوک لگی ہے۔ وہ ہنستا ہوا کھڑا ہو گیا اور بولا

بڑا احسان کیا ہے مجھ پر ایک تو تمہاری محبت میں بول رہا تھا۔ اتنی تمہاری سلامتی کی دعا کی۔ جواب میں وہ بھی ہنسنے لگا۔۔۔ آنکہ خاموشی سے ان کا آپس میں پیار دیکھ رہی تھی وہ باہر نکل گیا ہارون ڈریسنگ ٹیبل کے اگے کھڑا ہو کر بال بنانے لگا۔۔۔۔

میرا خیال ہے آپ بھی منہ ہاتھ دھو لیجئے شیشے سے اسے دیکھتا ہوا بولا

تو اسے بھی اپنے بے تکے حلیے کا خیال آیا۔ خاموشی سے اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھی۔ وہ جو بڑی بے تکلفی سے باتیں کرتی اب عجیب سی جھجک محسوس کر رہی تھی

اتنے بڑے شیشے میں نا جانے کتنے دنوں بعد دیکھ کر خود کو نہیں پہچان پائی۔ وہ ہر وقت تیار رہنے والی اس وقت عجیب مخلوق لگ رہی تھی۔

خوب اچھے سے چہرے کو دھویا اصلی حالت میں لانے کے لئے۔ وہیں پڑے برش سے بال بھی بنائے 15 منٹ کی کوشش سے چہرہ اسے اپنا اپنا لگا تو اس نے سکون کا سانس لیا۔

اسکے دوستوں سے بھوت بن کر ملنے کا کوئی شوق نہیں تھا

اتنے بڑے صاف ستھرے نہانے والے ٹب دیکھ کر اس کو نہانے کو دل چاہ رہا تھا۔ اس خواہش کو دبا کر باہر نکلی۔

تو ہارون آنکھیں بند کیے بیڈ پر لیٹا تھا۔ وہ خاموشی سے دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس کی آمد سے بے نیاز وہی پڑا رہا۔

اسی وقت پٹیر اور اس کے دو دوست ہلکی سی دستک دے کر اندر داخل ہوئے۔ وہ ساری بے نیازی بھول کر دوستوں سے ملنے لگا۔ مل کر ان دونوں کی نظریں اس پر پڑی۔ ان کی نگاہ میں پٹیر کی طرح حیرانی تھی۔ پٹیر نے اچھے میزبان کی طرح تعارف کی رسم ادا کی۔ یہ عبد اللہ ہے پیشے کے لحاظ سے معروف کاروباری شخصیت۔ شکار شوق ہے شام ان کا اصل وطن ہے۔ اور ان کی اچھی بات کک بھی بہترین ہیں۔۔۔ شکار کے دوران ہمیں اچھے کھانے بنا کر کھلاتے ہیں۔

اور یہ ہیں جناب سائل انگلینڈ کے رہنے والے ہم سب میں یہی پرو فیشنل شکاری ہیں۔۔۔ جنگلات میں ان کا علم ہماری رہنمائی کرتا ہے ہارون ان کے تعارفی پروگرام سے لا تعلق پھر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ جبکہ باقی افراد اب تک کھڑے تھے۔

اس وقت بیر اکوب لد اپنڈ اندر چلا آیا اور ٹیبل پر مختلف اقسام کے کھانے سجادیئے وہ تینوں سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئے۔ پٹیر ہارون سے بولا تم وہاں کہاں پڑے ہو۔ ادھر آؤ

اس کے بلانے پر وہ لمبی سے سی جمائی لیتا اٹھ کر یہی آگیا۔۔۔

آنکھ نے ایک لمبی سانس لی اور چہرہ دوپٹے سے صاف کرنے لگی۔۔۔ آنکھ کے پاس کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔۔۔ درمیان میں رکھی ٹیبل پر ڈھروں کھانے سجے

وہ شرم و حیا دو قسم کی لڑکی نہیں تھی مگر اتنے مردوں میں اسے اپنا آپ عجیب لگ رہا تھا۔ اپنے اعتماد کو بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی اتنے میں پٹیر کی آواز سنی

آپ لیجئے نا۔



وہ اس کے ہاتھ میں پلیٹ پکڑا رہا تھا۔ آنکھ نے شکریہ کے ساتھ تھام لی۔ ہارون پہلے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اس نے تکلفاً تھوڑا سا پلیٹ پلیٹ میں نکال کر کانٹے سے ٹکڑے کرنے لگی۔۔۔ وہ تینوں بھی کھانے لگے۔۔۔ آپ نے میرے بارے میں تو پوچھا ہی نہیں۔۔۔ پیٹر نے اس سے کہا۔۔۔ اس کے بولنے سے پہلے عبد اللہ بول پڑا۔

تم بولنے کا موقع دو تو کوئی پوچھے تم سے بہتر تمہارا تعارف میں کروا سکتا ہوں۔ وہ آنکھ کی طرف متوجہ ہوا۔ مس آنکھ یہ ہیں پیٹر سویٹزر لینڈ کے خاصے معروف انجینئر اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتے ہیں۔۔۔ اس کی منگنی ہو چکی ہے۔۔۔ جولی ان کی منگیترا نے فلحال شادی کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ کے جب تک یہ شکار نہ چھوڑے وہ بڑا ہنس مکھ ساتھ۔ پیٹر کے گھونے کے باوجود اس نے اپنی بات مکمل کی۔ ہلک سی مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔۔۔۔۔

اسی وقت بیراچائے کی ٹرے اٹھا کر اندر چلا آیا۔ عبد اللہ نے ٹرے اس کے ہاتھ سے لے کر آنکھ کے سامنے رکھ دی۔

www.kitabnagri.com

میرے خیال سے کسی خاتون کا یہ حق ہے اس کی موجودگی میں اور کوئی کیوں بنائے چائے۔ وہ بڑی بے تکلفی سے بولا شاید اس کی جھجک کم کرنا چاہتا ہو۔ آنکھ کو سب ہی بہت اچھے لگے۔ وہ اپنی پلیٹ رکھ کر کیوں میں چائے ڈالنے لگی۔

عبد اللہ اب کسی بات سے باعث کر رہا تھا۔ ایک تو مجھے آدھی رات سونے سے اٹھا دیا۔ اوپر سے برا بھی میں ہوا وہ پتہ نہیں کس موضوع پر بات کر رہے تھے۔

ساڑھے چار کو تم آدھی رات کہہ رہے ہو۔ مانگل اسے گھورا تو وہ آنکھ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا  
آپ کا کیا خیال ہے ساڑھے چار صبح ہو جاتی ہے۔ وہ سونے کا بہت شوقین لگ رہا تھا۔ جواب میں وہ صرف مسکرا  
دی۔

ان سب سے چینی پوچھ کر کپوں میں ڈالی سب سروے کرنے لگے۔ ساتھ بیٹھے شخص کو بغیر چینی کے اسکی طرف  
کپ سر کا دیا اور خود بھی پینے لگی۔ سب کا تعارف تو ہو گیا آپ نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔  
پٹیر نے اس سے کہا تو سب متوجہ ہو گئے۔ سوائے اس کے جو اسے ساتھ لایا تھا۔

میرا نام آنکھ ہے میں پاکستانی ہوں۔ میں نے ٹیکسٹائل انجینئرنگ کی ہے۔ پڑھائی سے فارغ ہو کر اپنے چچا کے  
پاس کینیا گھومنے پھرنے آئی ہوں۔ وہ اتنی دیر میں پہلی بار اتنا طویل جملہ بولی تھی سب غور سے سن رہے تھے  
اچھا تو شکار آپ کا شوق ہے مانگل جو کم گو تھا پہلی بار مخاطب ہوا۔ ہارون نے اپنی بے ساختہ مسکراہٹ چھپانے  
کے لیے کپ سے منہ لگا لیا۔ وہ بنا دیکھے ہی سمجھ گئی تھی

کہ وہ اس بات پر مسکرایا ہے۔ اسکے جواب سے پہلے ہی مانگل دوبارہ بولنے لگا۔ اچھی بات ہے لڑکیوں کو بھی اس  
طرف آنا چاہئے۔ پھر اس نے دوستوں سے پوچھا وہ انٹری والا قصہ یاد ہے سب کچھ یاد کر کے ہنسنے لگے۔ شاید  
کوئی پرانی بات کا حوالہ دے رہا تھا۔ عبد اللہ اس کی طرف دیکھ کر بولا

آنکھ شاید بور ہو رہی ہے۔ ہارون نے ان کی بات پر توجہ دے بغیر مانگل کی بات کو جاری رکھا۔ آنکھ مسکرا کر  
بولی میں بو نہیں ہو رہی۔

چلیں پھر اچھا ہے آپ بور نہیں ہو رہی تو

وہ قصہ میں سنتا ہوں آپ کو جو مانگل بتا رہا تھا ہم شکار پر تھے تین لڑکیاں وہاں رستہ بھٹک گئی سب ہی بہت ڈرپوک ہم نے انہیں لفٹ دے دی وہاں خوب ہی تماشے ہوئے۔ یہ ہارون صاحب ان کے دشمن بن گئے۔ ہم سے الگ ناراض ہوتا کہ انہیں لفٹ کیوں دی۔ ان میں ایک کچھ زیادہ ہی بزدل تھی۔ اسی کے ساتھ سب سے زیادہ حادثے ہوتے تھے

ایک بار اس کے پاؤں پر پچھو چڑ گیا یہ ہارون مدد کے بجائے غصہ ہوتا رہا اصل میں اسے ڈرپوک لڑکیاں نہیں پسند۔

پھر ایک بار اس کے کمرے کو اٹھالیا اس نے تو اس کی شامت آگئی۔ عبداللہ بڑے مزے سے تمام قصہ سن رہا تھا۔

سب یاد کر کے مسکرا رہے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہارون نے اسے اردو میں کہا

تمہیں چلنا نہیں ہے جلدی ناشتہ ختم کرو۔

وہ اس کے بے وجہ ناراض پر حیران ہوئی۔ ناشتہ تو وہ کب کا کر چکی تھی۔ اور اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کے اردو بولنے پر تینوں چیخ اٹھے

یہ فائل ہے بتاؤ ہمیں کیا بولا ہے۔۔

تم لوگوں کے کام کی بات نہیں ہے۔

دیکھا اس غدار کو عبد اللہ نے دانت پیس کر بولا

ہم وطن ملا تو آنکھیں پھیر لی۔

آنکھ آپ بتائیں ابھی اس نے کیا کہا مجھے یقین ہے اس نے ہماری برائی کی۔ اس نے پریشان ہو کر بتایا ایسی کوئی بات نہیں بس چلنے کا بول رہے تھے۔ اس نے جگڑا ختم کر دیا

تو وہ آپس میں پر گرام طے کرنے لگے۔ وہ خاموش بیٹھی دیواروں کو تکتی رہی۔ ان کے مزاکرات ختم ہوئے چاروں کھڑے ہوئے تو آنکھ بھی کھڑی ہو گئی۔ وہ ان کے پیچھے چلتی ہوئی خاموشی سے باتیں سنتی رہی کب اس نے پٹیر کی آواز سنی۔ وہ اپنے دوستوں کو چھوڑ کر اس کے ساتھ چلنے لگا۔ میں اگر آپ سے کچھ کہوں میری بات کا برا تو نمنائیں گئی۔ نہ جانے کیا کہنا چاہ رہا اس لیے اجازت کا طلباس نے حیرات سے بولا جی کہیے؟ آپکو کو شاید خود بھی نہیں معلوم کے آپ بغیر ہتھیار کے بہت بڑی جنگ جیت چکی ہیں۔ وہ سمجھ نہیں آنے پر اسے دیکھنے لگی تو وہ رک گیا اور بولا

www.kitabnagri.com

یہ جو میرا دوست ہے نا اس قلع کرنا معمولی کام نہیں وہ انگلیاں چٹختے لگی۔ وہ اس کے گھبرائے چہرے کو دیکھ کر ہنس پڑا۔ میں آپ سے اس لیے کہہ رہا ہوں مجھے معلوم ہے وہ آپ سے یہ کبھی نہیں کہہ پائے گا۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بہت گہرا ہے اسے سمجھا آسان کام نہیں۔ وہ یہ کبھی میرے سامنے بھی نہیں کھولے گا حالانکہ اسے پتہ ہے ہم جان چکے مگر کبھی قبول نہیں کرے گا اس سے سراٹھا کر پٹیر کی طرف دیکھا بھی نا جاسکا جھکے سر کے ساتھ بولی۔ آپ غلط سمجھ رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

## Woh Ik Aisa Shajar Ho novel by Farhat Ishtiaq

Posted On Kitab Nagri

آپ ایک اچھی لڑکی ہیں۔ اگر آپ اسے جانبداری نہ سمجھیں تو میں کہوں گا کہ میرے دوست کی پسند بری نہیں ہو سکتی۔ ایک لڑکی خاموشی سے اس کا خیال رکھتی ہو اس سے پوچھے بغیر چینی کے اسے چائے دیتی ہے۔ وہ یقیناً بہت اچھی ہے اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر بولا

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)



میرا دوست بہت اچھا ہے جو اسے سمجھ لے اسی کا ہو جاتا ہے۔ آپ اس بات کو مسئلہ بنا کر اپنے لئے اور اس کے لئے پریشانی مت کھڑی کرنا۔ کہ وہ اظہار کرے۔ ابھی وہ تمہیں چھوڑنے جائے گا۔ تو میری خاطر آپ پہل کر دینا پلیز۔ وہ اس بتانا چاہتی تھی کہ وہ بالکل غلط سمجھ رہا ہے۔ وہ اس کے تاثرات کو دیکھ کر بولا

میں صرف اس کا نہیں تمہارا بھی دوست ہوں۔

وہ لوگ جو مرکز دروازے تک پہنچ چکے تھے۔ ان دونوں کو سست قدموں سے آتا دیکھ کر رک گئے۔ قریب پہنچے تو مانگ بولا۔

کیا ہوا کہاں رہ گئے تھے پٹیر نے مسکرا کر جواب دیا آئلہ کو یہاں کے بارے میں بتا رہا تھا۔ عبد اللہ نے ہارون سے بولا جو آئلہ اور پیٹر پر ایک نظر ڈال کر لا پرواہی سے کھڑا تھا۔ اس کے جواب میں سر ہلا دیا۔ آئلہ سب کو الوداع الفاظ کہتے ہوئے جیپ میں بیٹھ گئی۔ پیٹر کی طرف دیکھنے سے گریز کیا۔ وہ بھی بڑی گرم جوشی سے الوداع کہہ رہے تھے۔ جیپ اسٹاٹ ہوئی ہارون مکمل دھیان ڈرائیونگ پر آئلہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ لوگ ابھی تک کھڑے تھے۔ وہ اب کھڑکی کے باہر چہل پہل اور رونق دیکھ رہی تھی۔

ڈرائیو کرتے اتنا وقت گزر گیا۔ مگر دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ وہ اپنی منزل کے قریب پہنچ گئی۔

ایڈریس بتاؤ۔ بڑی دیر بعد خاموشی کو چاک کرتی اس کی آواز سنائی دی۔ وہ اسے ایڈریس بتانے لگی۔ گھر پہنچنے کی خوشی میں وہ دیگر تمام باتوں کو بھول گئی۔ زندگی کے کتنے عجیب و غریب تجربات سے گزرتی وہ واپس اپنے اصل کی طرف لوٹ آئی۔

جیپ اس کے بتائے ہوئے مطالبہ مکان کے سامنے رکی تو وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر آئی۔ اور بھاگ کر بیل پر جو ہاتھ رکھا تو ہٹنا بھول گئی۔ وہ جیپ میں بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ گیٹ کھول کر رحمت اسے دیکھ کر خوشی سے اوچھل پڑی۔

بیٹا آپ آگئی شکر ہے خدا کا۔ سب کس قدر پریشان تھے۔ آپ ٹھیک تو ہونا۔ وہ ایک ہی سانس میں کتنی باتیں کر گیا۔ اس نے سکون کا سانس لیا اور بولی۔

میں ٹھیک ہوں لیلی اور دانش کیسے ہیں؟

اسکے چہرے کے تاثرات نے حوصلہ بخشتا تھا وہ دو دونوں ہسپتال میں داخل ہیں۔ بی بی اور صاحب دونوں وہی گئے ہوئے ہیں۔

ویسے وہ دونوں ٹھیک ہیں۔ اسے ہسپتال کے نام پر پریشان ہو تا دیکھ کر وضاحت کی۔ اسے جب یہاں سے حوصلہ ہوا تو اچانک خیال آیا۔ جیپ میں بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنی بد تمیزی پر بہت افسوس ہوا کہ کیا سوچ رہا ہو گا۔ کتنی احسان فراموش مطلبی لڑکی ہے۔

www.kitabnagri.com

وہ تیزی سے اس کی طرف آئی اور بولی

آپ اندر آئیے نا

تمہیں پتہ تو ہے وہاں میرا کیسے وہ لوگ انتظار کر رہے ہیں۔ وہ دوستانہ انداز میں مسکرا کر بولا

آنکھ نے اسکی مسکراہٹ کو بغور دیکھا وہ کتنی دیر اس سے معمول کی طرح بات کر رہا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے پھر اللہ حافظ۔ وہ جیپ اسٹاٹ کرنے لگا تو اسے روکنے لگی

اتنی لمبی ڈرائیو کے بعد آپ بغیر رسٹ کیے جارہے ہیں آجائیں پلیز۔ وہ اس کے اصرار پر نفی میں سر ہلاتا بولا  
ابھی مجھے واپس جا کے بہت کام کرنا ہے۔ تمہیں سب پتہ ہے وہ اندر آنے پر آمادہ نہیں ہو رہا تھا۔ پھر اس کے  
چہرے پر گہری نظر ڈال کر بولا

تم میری بنائی ویڈیو رپورٹ جیو گرافی پر ضرور دیکھنا۔ اس کے گلے پڑی زمہداری ادا کر کے بہت خوش تھا۔ وہ  
اس کے خوش چہرے کو دیکھ کر چپ کھڑی تھی۔ تمہارے لیے دعا کروں گا تم ٹیکسٹائل میں بہت اونچا مقام  
حاصل کرو۔ وہ یوں بول رہا تھا اسندہ کبھی ملنے کا امکان نہیں۔ یہ ان کی آخری ملاقات ہے۔ جس میں ایک  
دوسرے کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اسے اپنی آنکھوں میں کچھ چبھتا محسوس ہوا وہ بامشکل  
مسکرائی۔

میں نے اتنے دن آپ کو ستایا تنگ کیا آپ نے مجھے برداشت کیا۔ میرا اتنا خیال رکھا وہ رسمی فقرے ادا کرنے کی  
کوشش کر رہی تھی۔ تو وہ بول پڑا

www.kitabnagri.com

اپنا خیال رکھنا اور اسندہ تفریح کے لیے وقت جگہ کا انتخاب سوچ کر کرنا۔ خدا حافظ

اس کا جواب سنے بغیر وہ جیپ اسٹاٹ کر کے اگے بڑھنا

وہ کھڑی لمحہ بہ لمحہ جیپ کے دور جاتا دیکھ رہی تھی۔

تو پھر یہ طے ہے کہ وہ اب مجھے عمر بھر نظر نہیں آئے گا۔

ہر چہرے میں اس کا چہرہ تلاش کروں گی دنیا کے ہجوم میں کھو جائے گا۔ میں اسے کبھی تلاش نہ کر پاؤں گی  
وہ تھکے قدموں سے اندر چلی آئی

اس کا صدقہ اتارا گیا۔ شکر کے نفل ادا کیے گئے۔ خاص کر چچی کو پرانی بچی کی بہت فکر کھا رہی تھی۔ اپنی بیٹی اور  
داماد سے زیادہ اس کی فکر تھی۔ وہ تو اچھا ہوا اتنے دن سے پاکستان سے کوئی فون نہیں آیا۔ ورنہ تمہارے بارے  
میں کیا کہتی۔ چچی جان گزرے واقعات پر اب تک شاک میں تھی۔

لیلی اور دانش کو کافی چوٹیں آئی تھیں۔ چچی نے بیٹی کو اس حال میں دیکھ کر فل حال ڈانٹ کا کام ملتوی کر دیا۔ یہ  
بات آنکھ جانتی تھی۔

بہت ہو گئی اس لڑکی کی بے سرو پا حرکتیں خود تو خود سری دکھائی ہی دوسروں کو بھی اپنے ساتھ مروانے میں  
کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔ بس اب میں اس کی رخصتی کر رہی ہوں میں۔

پھر یہ جانے اور اس کے سسرال والے۔ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو ہم بھائی بھائی کو کیا منہ دکھاتے۔ وہ لیلی کی  
حمایت میں بول کر انہیں اور غصہ نہیں دلانا چاہتی تھی چپ رہی۔

پندرہ بیس دن بعد وہ دونوں گھر آئے۔ تو اس نے واپسی کا سفر باندھا

تمہارے بغیر دل نہیں لگتا جلدی آ جاؤ مونی کی برتھ ڈے بھی دو ماہ بعد ہے۔ جانے کی تیاری دیکھ کر لیلی اس سے  
لڑنے لگی۔

اتنی جلدی واپس جا رہی ہو۔ ابھی تو ہم نے ساری باتیں بھی نہیں کی

میں نے تم سے تمہارے اوپر گزرنے والے حالات بھی نہیں سنے

چچی نے اتنے دن بعد اس کو گھورتے ہوئے کہا۔ پہلے ہی تمہاری کرم نوازی کے مزے اٹھا چکی ہے۔ اسے جانے دو میں نہیں چاہتی اس کے اوپر تمہارا سایہ پڑے۔ یہ تمہاری طرح خود سر ضدی نہیں ہے۔

روانگی سے قبل چچی نے اسے اکیلے میں سمجھایا تھا۔

ہمارے ہاں لوگوں کی زہنیت بہت خراب ہے۔ ان تمام باتوں کا ذکر کسی سے نہیں کرنا۔ لڑکیوں کے لئے کہیں کوئی معافی نہیں ہے۔

زرا اسی بات ان کے کردار کو دھبہ لگا دیتی ہے

اپنی امی کو دل ہوا تو بتا دینا باقی کسی دوسرے کو مت بتانا

وہ پہلے روز ہی ہارون کے جنگل کے بارے میں سب بتا چکی تھی۔

اس نے ان کی بات پلے باندھ لی کسی سے ذکر نہیں کیا امی سے بھی۔

www.kitabnagri.com

وہ واپس آگئی تھی ایک بدلی ہوئی شخصیت بن کر

لیلیٰ کی طرح وہ پہلے بھی نہیں تھی۔ مگر اپنے قریب ترین لوگوں میں خوش دل اور خوش مزاج لڑکی تھی۔

اس کی اس تبدیلی کو سب نے محسوس کیا۔ سب کے اصرار پر بس اتنا کہہ پائی۔ میرے خیال ہے میں اب بڑی ہو

گئی ہوں۔ اسکی واپسی کے دو ماہ بعد لیلیٰ کی دو خستی کر دی گئی۔ اس کے لاکھ بولنے پر کسی نے اسکی ایک نہ سنی۔ وہ

دلہن بنی لیلیٰ کی روتی تصویروں



کو تو ہنستی رہی۔ امی ابو کے ہاتھ اس نے طویل ناراضگی کا خط لکھا۔ جس میں شادی میں شرکت نہ کرنے کی دھمکیاں اور گالیاں سے نوازا گیا۔ بیٹی کی رخصتی چچا کو بہت پریشان کرنے لگی تو انہوں نے پاکستان آنے کی ٹھان لی۔

دن اتنے تیزی سے گزر رہے تھے اسے لگتا تھا جیسے اس نے وہ سب خواب دیکھا۔ ہارون کہیں اسے خوابوں میں ملا تھا۔ آنکھ کھولنے پر اس نے اسے کھو دیا۔ رات کی تہنائی میں اکثر سوچتی تو آنسو نکل آتے وہ کوئی اور ہی دنیا کا انسان تھا۔ کچھ دیر اس کی دنیا میں آیا تھا اور پھر واپس لوٹ گیا۔ کیا کبھی اس نے سوچا ہو گا وہ پاگل لڑکی آج بھی اسکے لئے آنسو بہاتی ہے

وہ تو اب تک بھول بھی گیا ہو گا۔ اگر دوستوں میں کبھی کسی بات میں میری یاد آ بھی گئی تو سر جھکا کر سوچتا ہو گا کتنی بے وقوف اور بزدل لڑکی تھی جو خواہ مخواہ میرے گلے پڑ گئی تھی۔

اور پٹر پٹر نہیں میرے بارے میں کیا سوچتا ہو گا وہ اکثر خود سے سوال کرتی۔ تمہاری طرح مجھے بھی یہ غلط فہمی ہو گئی تھی کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ان لوگوں میں سے تھا جو ساری زندگی بھی ساتھ رہیں تو اجنبیت برقرار رکھتے ہیں۔ وہ اپنے اور دوسرے لوگوں میں ایک دیوار قائم رکھتا تھا۔ کسی کو اجازت نہیں دیتا تھا کہ وہ دیوار پار کر جائے۔۔ کاش میں چچا گھر نہ جاتی اگر گئی تو لیلیٰ کے ساتھ نہ جاتی تو یہ درد میرے ساتھ نہ ہوتا۔ امی اسے ساتھ لے جانے کے لئے بضد اور وہ سو بہانے نہ جانے کے آخر ہار مان کر کپڑے نکال کر پوچھنے لگی وہاں کیا کوئی فینس شو ہے یہ ڈریس کیسا ہے وہاں جانے کے لئے۔ اسکی بات پر بھابی ہنس پڑی میری جان فینسی ڈریس شو، ہی سمجھو آج تو وہاں پریاں جلوہ فروز، ہو رہی ہیں۔ سچ میں اسکی تیاریاں تو ہفتے بھر سے جاری ہیں۔ وہ ایسے کہہ رہی تھی جیسے کسی کی شادی میں جانا ہے۔ وہ بغیر موڈ کے جارہی تھی اسی لئے تیار ہونے کو بالکل دل نہیں تھا اسے

# Woh Ik Aisa Shajar Ho novel by Farhat Ishtiaq

Posted On Kitab Nagri

۔ وہاں جا کر اس کا موڈ مزید خراب ہو گیا اس کی کزن کی گٹھیا حرکتیں اسے ناگوار گزر رہی تھی۔ لڑکیوں کو کم سے کم اپنے نسوانیت کا خیال رکھنا چاہئے وہ ایک کونے میں بیٹھ گئی امی بھابھی سب سے ملنے ملانے لگے۔ ساحرہ پھوپھو جو ابو کی فرسٹ کزن تھی بہت عرصے

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

بعد پاکستان آئی تھی۔ تو پورا خاندان انکی خدمت میں لگا ہوا تھا۔

جن جن گھروں میں کنواری تھی وہ ایک دوسرے سے سبقت لینے کی کوشش میں تھے۔ اس خدمت کی بڑی وجہ پھوپھو کا بیٹا تیمور تھا۔ جو ساری زندگی لندن رہا ہے۔ پہلی بار پاکستان آیا تھا۔ پھوپھو نے آتے ہی بتایا تھا کہ وہ اس کی شادی کرنا چاہتی ہیں۔ آج انھوں نے ہی تمام فیملی والوں کو پی سی میں ڈیز دیا تھا۔ اسی لیے ایک سے بڑے ایک تیار ہو کے آئی تھی۔ لڑکیاں ساری تیمور کے اگے پیچھے منڈلا رہی تھی۔ اور ان کی امیاں پھوپھو کے گلے کا ہار بنی ہوئی تھی۔ ان لوگوں کی باتوں اور حلیے سے بے زار امی کے پاس آکر چلنے کا کہنے لگی تو وہ انکار میں سر ہلاتی بولیں

کھانا کھاتے ہی چلیں غزلوں کا پروگرام ہے سن کر چلیں گے۔ امی اور غزلیں وہ سمجھ گئی کے امی بھی اپنی بیٹی کو مقابلے میں لائی ہے۔ بے زار ہو کر پیچھے کونے میں جا بیٹھی۔ کوئی اسکے برابر والی کر سی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟

آنکھ نے اپنی کسی سوچ سے چونک کر دیکھا۔ تو تمام لڑکیوں کا سورج اس کے پاس آ بیٹھا۔ جہاں غزل اپنا جادو جگا رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاتھ دیا اس نے میرے ہاتھ میں

میں تو ولی بن گیا ایک ہی رات میں

وہ غزل کے بولوں کی طرف متوجہ ہوئی تو وہ پھر سے مخاطب ہوا۔ آپ کو شاید غزلیں پسند نہیں اسی لیے بور ہو رہی ہیں۔ اسے خواہ مخواہ اس سے چڑھونے لگی جو سر پر سوار ہو گیا۔ غزلوں سے سب کی توجہ ہٹ گئی محفل کی جان ایک اندھیرے کونے میں عام سی لڑکی کے پاس لوگوں کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اسکے جواب نہ دینے پر

خود بولا مجھے بھی غزلیں نہیں پسند۔ مجھے فوک میوزک پسند ہے۔ اگر غزلیں پسند ہوتی تو شاید فوک سنتے۔ وہ طنزیہ انداز میں بولی۔ واہ بھی جیتی خوبصورت ہوا تنی زہین بھی اور زہین لڑکیاں مجھے بہت پسند ہیں۔ وہ جہاں سے آیا، تھا اس کے لیے عام سی بات تھی آنکھ ایک دم کھڑی ہو گئی تو وہ بھی کھڑا ہو گیا۔ اسکے چہرے کی ناراضگی دیکھ کر کچھ کہنا ہی چاہتا تھا۔ تو وہ فوراً اگلی نشستوں کی طرف بڑھ گئی جہاں امی لوگ بیٹھے تھے۔

تمام لوگوں کے چہرے بچے نظر آرہے تھے۔ تو وہ امی سے ضد کر کے جانے کو راضی کر لیا۔ اگلا دن پورے خاندان کی لڑکیوں کے لئے صدمہ لے کر آیا تھا۔ پھوپھو اپنے لاڑلے کے لئے آنکھ کا رشتہ مانگنے آئی

امی کے پاؤں زمین پر نہیں پڑ رہے تھے لاڑلی بیٹی کے لیے جیسا سوچا تھا لڑکا اس سے بڑ کے تھا۔ اچھا تو جان کے سادے حلے میں گئی تھی تاکہ دوسروں سے الگ لگو بھا بھی نے اسے چھڑا۔

امی ابو نے رسمی سا سوچنے کو بولا سب کو یقین تھامان جائیں گے۔ اس نے بھا بھی سے اس رشتے سے انکار کر دیا کیا تو وہ ایسے دیکھنے لگی جیسے اس کے دماغی حالت پر شک ہو۔

پاگل ہو کیا ایسے رشتے نصیب سے ملتے ہیں۔ ایسا شاندار بندہ ہر لڑکی کا خواب ہوتا ہے۔ کوئی پاگل ہی انکار کرے گی۔

اس کے انکار کی وہاں کوئی حیثیت نہیں تھی سب خوش تھے۔ اس کے چہرے کی اداسی سب کے بے تحاشا خوشی میں کسی کو نظر نہیں آئی۔

ان ہی دنوں لیلیٰ اور دانش شادی کے بعد پہلی بار پاکستان آئے تھے۔ لیلیٰ یہ خبر سنتے ہی سب سے پہلے اس سے ملنے چلی آئی۔

وہ اپنے کمرے میں تکیے میں منہ چھپا کر لیٹی تھی لیلیٰ نے آتے ہی تکیہ کھینچ لیا۔ بہت خوب ساری دنیا کو بے آرام کر کے خود آرام فرما رہی ہو۔ وہ بہت خوش نظر آرہی تھی۔ تم نے پورے خاندان کی لڑکیوں میں مقابلہ جیتا ہے سب کی امیاں بدعائیں دے رہی ہوں گی۔ وہ اپنی بات تو انجوائے کر کے خود ہنسنے لگی۔ پھر بولی

آج کل تمہیں ہجکی ضرور آتی ہوگی

اچانک اس کی نظر اس کے روئے ہوئے چہرے پر پڑی تو وہ چپ ہو کر اسے دیکھنے لگی کیا بات ہے تم اس رشتے سے خوش نہیں ہو اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور سر جھکا کر بیٹھی رہی۔ تو اس نے اس کا چہرہ اوپر کرتے بولی تم روئی تھی؟

وہ اپنے آنسو اس وقت لیلیٰ سے بھی چھپانا چاہتی تھی۔ اس لئے اس کا ہاتھ جھٹک کر کھڑی ہو گئی۔ بڑے افسوس کی بات ہے میں نے آج تک تمہیں اپنی سب سے اچھی دوست سمجھا اور اپنی ہر بات تم سے شنیر کی اور تم نے میرے ساتھ کیا کیا جلدی بتاؤ مجھے سے کیا کیا چھپایا ہے۔ ورنہ ابھی اور اسی وقت دوستی ختم کر کے یہاں سے چلی جاؤں گئی۔ آنکہ بھی کب سے کسی کے کندھے کی متلاشی تھی اس کے کندھے سر رکھ کر روتی ہوئی بولی

www.kitabnagri.com

لیلیٰ میں یہ منگنی نہیں کرنا چاہتی پلیز اسے رکھ دو۔ تم تو کچھ بھی کر سکتی ہو۔ اس نے اسے رونے دیا جب دل کا غبار ہلکا ہوا تو خاموشی سے اس کے کندھے پر سر رکھے رہی وہ بالوں میں ہاتھ پھرتے ہوئے بڑے پیار سے بولی۔ آنکہ تم مجھ سے شنیر نہیں کرو گی جو تمہارے دل میں ہے۔

لیلیٰ وہ بہت اچھا تھا اس کے جیسا کوئی نہیں ہو سکتا وہ جیسے سرگوشی میں بول رہی تھی۔ جواب میں اس نے گہری سانس لی اور بولی



ظاہر ہے اچھا ہو گا تو تمہیں پسند آیا۔

وہ تیمور کی طرح ہینڈ سم نہیں تھا شاید دولت مند بھی نہ ہو مگر میرے لیے دنیا کا سب سے اچھا انسان تھا۔

محبت یہ نہیں ہوتی شکل دولت دیکھو وہ دھیرے دھیرے سب بتا رہی تھی اور وہ غور سے سن رہی تھی۔

میں تین دن اسکے ساتھ رہی وہی مجھے زندگی لگتی ہے یہ تو جیسے کوئی سزا ہے۔۔۔ وہ جیسے کہیں کھو گئی تھی۔ لیلیٰ نے

ایک بار بھی ٹوکا نہیں بس چپ چاپ سنتی رہی۔ وہ باظاہر بہت اکھڑا سا مگر حساس ہمدرد عام لوگوں جیسا نہیں تھا

وہ

میں تنہا جنگل میں روکنے والا کوئی نہیں تھا اس نے ایک بار بھی غلط نظر سے نہیں دیکھا۔ اسکی نگاہوں میں پاکیزگی تھی۔ کیا کوئی اور ایسا ہو سکتا ہے۔ اتنا باکردار کون لگتی تھی میں اسکی اپنی جان پر کھیل کر میری عزت بچائی اس نے اسے کیا جیسے میں اس کی زمہداری ہوں۔ میرے لئے اس نے اپنا قیمتی لہو پانی کی طرح بہایا مگر مجھ پر انچ نہیں آنے دی۔ لیلیٰ نے پوچھا تو پھر کیا وہ اچانک چھڑ گیا تھا۔ چھڑا تو تھا مگر اچانک نہیں۔

ہم نے باقاعدہ ایک دوسرے کو الوداع کیا تھا۔ وہ بڑے دکھ سے بولی تو لیلیٰ حیران نگاہوں سے دیکھنے لگی۔ وہ میرے ساتھ ہمدردی اور خلوص سے خیال رکھتا تھا اسے تم جیسی بہادر لڑکیاں پسند تھی۔

کبھی کبھی سوچتی ہوں کتنی خوش قسمت ہو گی وہ لڑکی جیسے اس کی رفاقت ملے گی۔ میں اس کے مقدر پر رشک کرتی ہوں۔

اور اس کی بات پر لیلیٰ نے اپنا سر پیٹ لیا۔ یعنی تم یہاں بیٹھی یکطرفہ محبت کا سوگ مناتی رہو گی۔ اکیسویں صدی ہے یار

انسان بھی وہی ہیں ان کے جذبات بھی اکیسویں صدی ہو یا بائیسویں

وہ ہنس پڑی اور بولی

اچھا سہی ہے مگر تم یہ تو کر سکتی تھی اپنی محبت کا اظہار ہی کر لیتی

میں اگر بول بھی دیتی تو وہ یہی کہتا کہ میں نے جو کیا اسکی امید آپ نے یہ لگالی میں اس میں پورا نہیں اتر سکتا، تو میں اپنی نظروں میں گرتی۔ لیلی اس کے دکھ کو محسوس کرتے ہوئے بولی

ایک ایسا شخص جس کا تمہیں پتہ نہیں کہ محبت کرتا بھی تھا کہ نہیں اور تم سے کھو گیا۔ تو کیا اس سے بہتر نہیں جو بہت خلوص سے تمہاری طرف بڑھ رہا ہے۔ جس نے تم تک آنے کے لئے درست رستے کا انتخاب کیا۔ ہمیں زندگی میں بہت سی چیزیں بہت لوگ اچھے لگتے ضروری نہیں وہ مل بھی جائیں۔ زندگی اسی کا نام ہے۔ ہمیں اکثر وہ زندگی گزارنی پڑتی ہے جو ہم نہیں چاہتے۔ تم تو بہت خوش قسمت ہو اس نے کتنی لڑکیوں میں تمہارا انتخاب کیا۔ تمہارا ساتھ مانگا۔

یقین کرو چاہنے سے چاہئے جانے کا احساس خوش کن ہوتا ہے۔ آپ کس کے لئے بہت اہم ہیں۔ اس کی خوشیاں اور غم آپ سے وابستہ ہیں۔ یہ بات تم جانو گی تو میری ساری باتیں تمہیں سہی لگیں گی۔

وہ اسکی رازدار اسے بہت آرام سے سمجھا رہی تھی وہ اسے بہت دیر سمجھاتی رہی اسکے جانے کے بعد اس نے دل ڈٹولا تو اس میں کسی کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی پھر سوچا زندگی ایسے ہے تو ایسے ہی سہی۔ عزیز دوست کے لئے لیلی نے بہت دل سے دعا دی ماتھا چوما اسکے ساتھ بیٹھا بہت خوش نظر آ رہا تھا۔ ہر کوئی رشک کی نظر سے دیکھ رہے کوئی حسد کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ وہ ان تمام باتوں سے بے نیاز سر جھکائے بیٹھی تھی۔ ساتھ بیٹھا انسان اتنا

خوش جیسے کوئی خزانہ مل گیا ہے پھر اس نے اسے ڈائمنڈ رنگ ہاتھ دبا کر پہنائی۔ محبت کی نظروں سے جھک کر اسے دیکھا۔ رات کو اس نے فون کیا اسے اور کہا کہ میں اتنا خوش ہوں اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھتا ہوں جو زندگی میں چاہا مل گیا پر آج مجھے واقعی ہی احساس ہو رہا ہے میں بہت لکی ہوں۔ ادھر اس کا یہ حال تھا جیسے اس کے اندر کوئی بین کر رہا ہو۔ زندگی نے کتنا عجیب مزاق کیا۔ یہ بات جن لبوں سے سننا چاہتی تھی کبھی سن نہیں پائی۔

تم مجھے پہلی نظر میں ہی اچھی لگی تھی۔ تم اس روز ڈنر میں ایسے بیٹھی تھی۔ تمہارا وہ انداز مجھے اتنا متاثر کر گیا۔ اور میں کھنچا تمہارے پاس چلا آیا۔ مگر تم ایسے مجھے نظر انداز کر کے چلی گئی میرے اگے پیچھے سب لڑکیاں مجھے کسی میں کوئی کشش نہیں لگی تم نے ایسا کیا کہ میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ یہی وہ ہے جسے اللہ نے میرے لئے بھیجا ہے۔

وہ جب تک کراچی رہا اسے کھومنے لے جاتا شاپنگ کرواتا اگر اس کے کفٹ سے وہ کچھ پہن لیتی ایسے خوش ہوتا جیسے اسے خزانہ مل گیا۔ اس نے جاتے ہوئے اس سے کہا میں سب کام جلدی مکمل کر کے پھر شادی کے لئے آؤں گا تاکہ ہم دنیا گھومے اور پیچھے کام کی فکر نہ ہو اس نے بہت قیمتی نیکلس اسے پہناتے ہوئے سب کہا۔ اس نے تیمور سے اپنی جاب کو زکریا سے کوئی اطر از نہیں تھا مگر پھوپھو ناراض ہوئی۔ میری ہونے والی بہو ٹکے ٹکے کی نوکری کرے۔ جیتنی تمہیں وہ تنخواہ دیں گے اس سے دو گنی تو میں اپنے نوکر کو دیتی ہوں۔ جیتنے پیسے چاہیے ہم سے لے لو۔ ماں کی باتوں کی ہر بار تیمور نے آنکھ سے معافی مانگی۔ میں وعدہ کرتا ہوں شادی کے بعد جو بھی کرنا چاہو گئی میں پورا ساتھ دوں گا۔۔۔ وہ پھوپھو کی باتوں سے ہرٹ ہوئی تھی کہ نہیں مگر اس انسان کے انداز سے خود پر شر مندہ تھی کہ اتنے اچھے انسان سے وہ منافقت کر رہی تھی۔

پھوپھو کا اعلیٰ دماغ اور ان کا گھر اسے ڈربے کی طرح لگتا جب تک پاکستان رہی آنکھ کی زندگی عزاب میں کی۔ یہ کیوں پہنا یہ اتنی ہلکی جیولری کیوں استمال کی کپڑے اس کلر کے کیوں پہنے ہماری بہو ہوا ہمارے جیسی بنو۔ فلاں سے اردو میں کیوں بات کی۔ وغیرہ وغیرہ۔ وہ شاید بیٹے کی ضد سے مجبور تھی ورنہ عام سی لڑکی کو اپنے گھر کی اکلوتی بہو کا اعزاز دیتی۔ لندن جا کر بھی تیمور میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ویسے فون کرتا تحائف بھی بھیجتا۔ اب وہ بھی اس سے بہت اچھی طرح سب کرتی۔ چھ ماہ بعد آنکھ کی سالگرہ تھی تیمور نے خاص طریقے سے منانے کا سوچا اور اچانک پاکستان آکر سب کو سر پر انز دے دیا۔ لیلیٰ اور دانش چچی کی طبیعت خراب کی وجہ سے آئے ہوئے تھے تیمور کے آنے پر اسے چھیڑنے لگے۔

تم نے کیا جادو کیا اس پر مجھے بھی بتاؤ دانش پر کروں یہ تو ساتھ رہ کر بھی میری سالگرہ بھول جاتا ہے۔ یاد آجائے تو حسان کر کے گفت سے نوازا جاتا ہے۔ تیمور بہت مصروف ہو کر بھی تین دن کے لئے آیا تھا۔ اور آج اس کو واپس جانا تھا۔ اور تیمور اس کو ایک سیمینار میں لے گیا اس کا کوئی دل نہیں تھا مگر تیمور کو خوش کرنے کے لئے اس کے ساتھ چلی گئی وہاں ایسی باتیں کے اس کا دم گھٹتا محسوس ہوا اس نے تیمور سے کہا میں تھوڑا باہر جانا چاہتی ہوں اجازت ملنے کی دیر تھی۔۔ وہاں سے بھاگ نکلی۔ ادھر ادھر ٹھہرنے لگی۔

سامنے آتے شخص کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی اس سے نظریں چرا کر جانا چاہتی تھی وہاں سے مگر قدم رک گئے ایک ہی لمحے میں وہ بھی اس کے سامنے تھا۔ وہ اسے دیکھ کر بے حد خوش لگ رہا تھا۔ صرف تمہاری وجہ سے روز بی بی سی دیکھتا ہوں کے شاید متحرمہ نے کوئی تیر مارا ہو مگر افسوس۔

وہ پتہ نہیں کس بات پر بہت خوش لگ رہا تھا۔ کچھ تو بولو یہی کہہ دو کے میں نے تمہیں پہچانا نہیں۔ وہ بامشکل بولی

کیسے ہیں آپ؟ وہ اسکے فارمل انداز پر حیرت سے بولا

میں تو خیر ٹھیک ہی ہوں تم اپنی سناؤ اسکے جواب سے پہلے ہی بولا۔ میرا خیال ہے کہیں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ اور چلنے کے لئے قدم یوں بڑھائے جیسے اسے یقین تھا وہ ساتھ چل پڑے گی۔

وہ اپنے آپ کو اس کے ساتھ جانے سے روکنا چاہتی تھی مگر اس کے قدم خود بخود اس کے پیچھے چل پڑے۔ اسے سست چلتا دیکھ کر وہ بھی آہستہ چلنے لگا۔ پھر ایک جگہ اس بیٹھنے کا بولا وہ بیٹھ گئی۔

وہ بہت ایکسائیٹڈ لگ رہا تھا زمین کی سطح کو گھورتے ہوئے بولا کہ اب پتہ چلا دنیا اتنی واسعی نہیں ہے جو کھوجائے پھر ملے نہ۔

تمہیں یقین تھا ہم کبھی دوبارہ ملیں گے۔ وہ عجیب باتیں کر رہا تھا اپنے ملنے پر اسے خوش دیکھ کر تعجب تھا کچھ دیر جواب نہ ملنے پر خود ہی بولا۔ تمہیں نہیں لگتا ہم فیلمی انداز میں اچانک مل جاتے ہیں۔ میں نے تو اب سوچ لیا فیلموں کا اب مزاق نہیں اڑاؤں گا وہ اپنی بات پر خود ہی ہنسا۔ وہ جواب میں مسکرا بھی نہ سکی۔

www.kitabnagri.com

وہ اسے خاموش دیکھ کر خاموش ہو کر بولا۔

دو سال وقت اتنا طویل نہیں ہوتا کہ کوئی پورے کا پورا بدل جائے مگر تم مجھے بہت بدلی لگ رہی ہو۔ ارے لڑکی کچھ تو بولو۔ اتنی دیر سے میں ہی بولے جا رہا ہوں۔ وہ خود کو سنبھالتی ہوئی بولی۔

آپ یہاں کیسے آئے کوئی مہم تھی۔ وہ یہ سمجھ رہا تھا ابھی روٹھے انداز میں بولے گی میرا نام لڑکی نہیں آئے ہے۔ اس کے غیر متوقع جواب پر وہ کچھ چپ بیٹھا رہا۔ کافی دیر بعد گم صم لہجے میں بولا مہم ہی سمجھ لو۔ وہ اب کچھ سرد پڑ گیا تھا۔ آئے تمہیں مجھ سے مل کے کوئی خوشی نہیں ہوئی وہ اس کے تاثرات سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ جیسے وہ



خوش ہونا بھی چاہتی ہے اور نہیں بھی۔ جیسے کوئی بات کوئی چیز اسے روک رہی ہو۔ وہ اس کا چہرہ آسانی سے پڑھ لیا کرتا تھا اس کا چہرہ سچا منافقت سے پاک تھا۔ مگر آج حیران کر رہی تھی ایسے کر کے۔ میں آپ سے مل کر خوش کیوں نہیں ہوں گی آپ تو میرے محسن ہیں۔ آپ کے بہت احسانات ہیں مجھ پر۔ وہ اوپر دیکھو کربات نہیں کر رہی تھی اپنی آنکھوں کا بھید نہیں دینا چاہتی تھی۔ تم مجھ سے ناراض ہونا۔ کتنا سمجھایا تھا پٹیر نے مجھے وہ دوست میرا تھا فیور تمہاری کرتا تھا۔ پتہ نہیں وہ کس غلطی کا اعتراف کر رہا تھا۔۔۔ آئلہ مجھے اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آرہا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا ہم پھر کبھی ملیں گے۔ اپنے خیال سے میں نے تمہیں ہمیشہ کے لئے کھو دیا تھا۔ جب میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا تمہاری ناراض اور شکایت کرتی نظریں میرے ساتھ ہی تھی۔ ان نظروں نے ہمیشہ میرا پیچھا کیا۔ وہ جیسے پتہ نہیں کون سی زبان بول رہا تھا جیسے وہ سمجھ نہیں پارہی تھی۔ مگر اسے اچانک محسوس ہوا اس کے ہاتھ میں پہنی قیمتی انگوٹھی اسے چبنے لگی ہے۔ اپنی کیفیت سے گھبرا کر وہ کچھ کہنا چاہتی تھی کہ وہ بول پڑا۔

Kitab Nagri

کچھ مت کہو۔ صرف مجھے سنو۔ میں تم سے سچ بولنا چاہتا ہوں۔ صرف تمہارے ساتھ بولنا چاہتا ہوں جو میرے دل میں ہے۔ مجھے یہ بات قبول کرنے میں کوئی عار نہیں ہے تم دنیا کی پہلی لڑکی ہو جو میرے دل کے دروازے پار کر گئی وہاں منع کا بورڈ بھی نظر انداز کر میرے دل میں داخل ہو گئی اور میں تمہیں کبھی دل سے نکال نہیں پایا۔ میں ایک کمزور سی لڑکی سے ہار گیا۔ تمہیں یاد ہے نا مجھے ہارنے سے نفرت ہے۔ میں تم سے ہار گیا۔ مجھے نہیں معلوم تم مجھے کب پہلی بار اچھی لگی۔ شاید تب جب بہت بے چینی سے میرا انتظار کر رہی تھی میں آیا تو بولی شکر آپ آگئے۔ میں بہت پریشان ہو گئی تھی یا شاید اس وقت جب لڑ کر خیمے سے نکل کر پتھروں پر بیٹھ کر بدعا

دے رہی تھی۔ مگر اتنا تو مجھے پتہ تھا کہ میں اپنی عادت کے خلاف تم پر بہت رعایت برت رہا ہوں۔ مگر یہ بات قبول کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔ مجھے لگا شاید ماحول کا اثر ہے کہ میں تم میں اتنی دلچسپی لے رہا ہوں۔ اس کے منہ سے یہ باتیں سن کے وہ کچھ دیر کے لئے سب بھول گئی تھی۔ اپنی انگلی میں موجودہ انگوٹھی بھی اسے یاد نہ رہی۔ بس سر جھکائے اسے سنتی رہی۔

وہ لوگ جو تمہیں رات تنگ

کر رہے تھے دل تھا ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں ٹھیک ہے تمہاری حفاظت کی تھی مگر میرا رویہ محض زمرہ داری والا نہیں تھا میری کیفیت نے مجھے خود سے خفا کر دیا تھا اسی لیے میں تمہیں جلد از جلد اپنی منزل تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اپنی اس کیفیت سے چھٹکارہ پانا چاہتا تھا۔ مجھے لگا وقت ابال ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔

مگر تم سے دور جا کے جانا وہ بزدل اور ڈرپوک لڑکی میرے ہاتھ سے تھپڑ کھا کر میرے ہی گلے لگ کے روتی تھی۔ اسے میں کبھی بھی بھولا نہیں سکا۔ خود سے بہت جنگ کرتا رہا آخر ہار کر تمہاری تلاش میں یہاں آیا تو لگا کہ میں نے تمہیں ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے جن حرکتوں کو میں چیپ سمجھتا تھا خود کہاں کہاں تمہیں نہیں ڈھونڈا۔ تم نے کتنی بار مجھے اپنے بارے میں بتانے کی کوشش کی میں نے سننا گوارا نہیں کیا وہ بات بھی میرے لیے بہت تکلیف کا باعث بنی۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ پاکستان میں کہاں رہتی ہو۔ اس درخت کو گھنٹوں بیٹھ کر دیکھتا رہتا جہاں میرا اور تمہارا نام لکھا تھا۔ آئلہ کیا وہ دن زندگی میں واپس آسکتے ہیں تم کافی بنا کے لاؤ ہم جھیل کنارے بیٹھے ہوں۔ وہ وقت بہت خوبصورت تھا کہیں کھو گیا۔ وہ جیسے کسی خواب سے جاگی تھی ایک دم سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ جیسے بھاگ جانا چاہتی ہے۔ پلیز بیٹھ جاؤ آئلہ میری پوری بات سن لو۔ میں تمہیں مجبور نہیں کر رہا

مگر کم سے کم میری بات تو سن سکتی ہونا۔ میں نے آج تک اپنا آپ کسی کے سامنے نہیں کھولا آج تم سے سب کہنا چاہتا ہوں پلیز سن لو۔ وہ عاجزی سے بول رہا تھا وہ پھر سے بیٹھ گئی۔ محبتوں پر سے میرا دل اٹھ گیا تھا کہ یہ بکواس ہے سب ان کا دنیا میں کوئی وجود نہیں۔ ماں باپ نے محبت سے یقین آٹھادیا تھا۔ انہوں نے زمانے سے ٹکڑے کر شادی کی تھی مگر میں نے ہوش سنبھالا تو کہیں محبت نظر نہیں آئی۔ جاہلوں کی طرح لڑتے دیکھا۔ جب میں سولہ سال کا ہوا تو دونوں نے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور اپنی اپنی نئی دنیا آباد کر لی اور میں اکیلا رہ گیا۔ باپ امریکہ میں نیو بیوی بچوں میں مصروف مجھے پڑھنے کے پیسے بھیج دیتے ماں کو تو وقت نہیں ملا۔ میں ساری دنیا میں اکیلا آہستہ آہستہ میں بدل گیا تمہیں اتنی شدت سے رد کر کے بے کار کی خود سے ضد کی۔ مجھے آج قدرت نے اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کا موقع دیا تو سب کہہ دینا چاہتا ہوں۔ آئلہ میری زندگی میں آجاؤ ہم بہت خوش رہیں گے۔ میں سڈنی میں چھوٹا سا کاروبار کرتا ہوں اپنا مکان ہے میرے مکان کو گھر بنا دو۔

اتنی سی بات کہنے میں اتنی دیر لگادی جب سب ختم ہو گیا۔ اب آئے ہو۔ وہ چپ اس کی آنکھوں سے گرتے آنسو دیکھ رہا تھا۔

وہ اسے سب بتانے والی تھی آنکھیں خشک کر کے دیکھا تو تیمور اسکی طرف آتا نظر آیا۔ اسے نہیں پتہ تھا وہ کہاں سے غلط ہے کس جگہ اس سے بھول ہوئی۔ مگر اس وقت وہ خود کو ان دونوں کا مجرم سمجھ رہی تھی۔

تمہاری فکر میں تو مجھ سے وہاں تقریر بھی نہیں سننے ہوئی۔ پھر اچانک اس کی نظر اس شخص پر پڑی جیسے آئلہ کی فکر میں دیکھ نہیں پایا تھا۔ ہیلو۔ اس سے بہت خوش دلی سے ملا کے آئلہ کا دوست یا کلاس فیلو ہو گا۔ اتنی دیر میں لیلی اور دانش بھی آگئے۔ لیلی آتے ہی شروع ہو گئی۔ تمہاری وجہ سے ہم بھی سن نہیں سکے کہ محترمہ بور ہو

رہی ہوگی۔ جب کے دانش اس اجنبی کو دیکھ رہا تھا لیلی نے بھی دانش کی نظروں کا تعاقب کیا۔ قیامت کی گھڑی آخر آہی گئی خود کو حوصلہ دیتی مسکرائی بولی۔

یہ ہارون ہیں۔ اور یہ میری کزن ہیں لیلی۔ یہ ان کے شوہر دانش اور یہ میرے فیانسی تیمور لیلی نے بے ساختگی سے دیکھا جس شخص کا روشن چہرہ ایک دم بجھ گیا۔ اور وہ جو اس کی پیاری دوست تھی۔ کون کہتا ہے یہ لڑکی بزدل ہے۔ آؤ دیکھو اس سے بہادر کوئی ہو نہیں سکتا۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ بظاہر مسکراتی لڑکی کا دل اس وقت دھاڑیں مار کر رو رہا ہے۔ اس کی جگہ میں ہوتی تو حوصلہ ہار جاتی۔ آنکھ میری جان اس وقت زندگی کے پل صراط کا سفر طے کر رہی ہے۔ تیمور ہارون سے بہت خوش دلی سے مخاطب تھا۔ اور ہارون صاحب آپ کی کیا مصروفیات ہیں۔؟

اگر وہ کمزور لڑکی بہادری کا مظاہرہ کر سکتی تھی تو یہ بہادر آدمی تھا مسکراتے ہوئے بولا

مصروفیات کیا ہیں سڈنی میں ایک فرم چلاتا ہوں آرٹسٹ آدمی ہوں جوزہین میں آتا ہے پیپر پر اتار لیتا ہوں اس پر تیمور اور دانش ہنس پڑے۔ آپ آنکھ کے دوست ہیں تو ہمارے بھی ہوئے۔ بس یہ بات ابھی طے ہو گئی ہے کہ ہم لوگ شادی کے بعد آپ کے پاس سڈنی آئیں گے

مجھے ویسے بھی ساحل بہت پسند ہے ہم گھر بھی وہی بنائیں گے اس کا نقشہ آپ بنا کر دو گے منظور ہے۔ بالکل منظور جناب

لیلی اس شخص کے صبر کو دیکھ رہی تھی۔ جب کے آنکھ ان کی آرام سے باتیں سن رہی تھی۔ کچھ دیر باتیں کر کے وہ بڑی گرم جوشی سے کھڑا ہو کر خدا حافظ کہنے لگا۔ ایک آخری نگاہ اس پر ڈالی جو شاید اس کا تھا ہی نہیں اور

وہ وہاں سے چلا گیا۔ اس نے اسے جاتے دیکھنے کی زحمت کیے بغیر تیمور سے باتیں کرنے لیلی کو اچانک کوئی کام یاد آیا وہ وہاں سے چلی گئی۔ کچھ دیر میں آئی تو وہ کسی بات پر سب ہنس رہے تھے۔ رات تیمور کو ایئر پورٹ چھوڑنے کے بعد لیلی اس کے ساتھ ہی آگئی۔ اور اس کے کمرے میں آکر جو بول رہی تھی وہ قابل فہم تھا۔

لیلی تم کس قسم کی باتیں کر رہی ہو وہ آخر تنگ آکر بولی۔

آئلہ وہ تمہیں بہت چاہتا ہے اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے بے لوث محبت دیکھی ہے۔ اسے مایوس مت لوٹاؤ اسے روک لو۔ اس کی بات سن کر آئلہ آپے سے باہر ہو گئی۔ وہ مجھے بہت چاہتا ہے میں اس کے ساتھ ہوں لوں کل کوئی اور مجھ سے محبت کے دعوے کرے تو اس کو چھوڑ کر اس کے ساتھ ہوں

کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو تیمور بہت آزاد خیال ہے میں اس سے بات کروں گی۔ تمہارے اوپر کوئی انج نہیں آئے گی۔ میں سب ہنڈل کر لوگی دیکھ زندگی ایک بار ملتی ہے۔ وہ اتنی دور سے تمہاری تلاش میں آیا تھا میں اس وقت اسی کے پیچھے گئی تھی۔ وہ کتنا تھکا ہوا لگ رہا تھا میں اس کا فون نمبر اور ایڈریس لے آئی ہوں۔ تم دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آئلہ نے لیلی کا ہاتھ بہت نفرت سے جھٹک دیا۔ تم میری دوست نہ ہوتی تو اس بات پر تمہیں تھپڑ مار دیتی۔ دوبارہ مجھ سے ایسی بات مت کرنا بات اگر محبت کی ہے تو تیمور بھی بہت کرتا ہے۔ اس رستے پر تمہارے سمجھانے پر آئی تھی اب پلٹنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ کوئی یورپ نہیں جہاں شادی مزاق ہوتی ہے۔ آج ایک سے کل دوسرے سے۔ میں مشرقی لڑکی ہوں جس کے ساتھ باندھ گئی مرتے دم تک نبھاؤں گی۔



تو میں نے تمہیں کھو دیا ہمیشہ کے لئے مجھ جیسے لوگوں کا یہی انجام ہونا چاہیے۔ جو درست وقت پر درست بات نہیں کر پائے۔ کیوں میں نے زندگی کے سب سے اہم معاملے میں غفلت کی۔ میرا خیال تھا درد دل پر دستک دیتی ساری زندگی میرے انتظار میں رہے گی۔۔

آج سوچوں تو دل میں آتا ہے میں ہی ایسا تھا حالات نے مجھے ایسا کر دیا ماما بابا کی وجہ سے محبتوں سے دل اٹھ چکا تھا اتنی اچھی لڑکی کو زد کرنا ہا بری طرح۔ ماں باپ نے تو اپنے زندگی نئے سرے سے شروع کر دی میں ساری زندگی پیار کو ترستار ہا والدین کو بھی خیال نہ آیا سولہ سال کا بچہ گھر بکھرنے پر ٹوٹ چکا ہے وہ اسے بھول ہی گئے۔ میں تہنارہ گیا۔ ساری محبتوں سے نفرت کر کے ہو سٹل میں بے زار زندگی گزاری۔ یہی سوچتا کے کبھی شادی کرنی پڑی تو ضرورت کے لیے رشتہ ہو گا محبت کا گزر بھی نہیں ہو گا۔ اسی لئے اتنی اچھی لڑکی کو بری طرح رد کرنا تھا۔ کیا پتہ تھا ایسا کر کے خود کو دکھی کر لوں گا۔ اور تیمور خوش بختی کا تاج سر سجالیا

اللہ کرے تمہیں کبھی بھولے سے بھی میری یاد نہ آئے۔ تم بھول جاؤ گے دنیا میں کوئی ہارون بھی تھا جو شاید اپنی زندگی سے بڑھ کر چاہتا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تیمور اور وہ جیولری پسند کر کے ڈیز کرنے آ گئے۔ تیمور بہت خوش تھا بہت باتیں کرنا چاہتا تھا اسی لئے وہاں کافی دیر لگ گئی سردیوں میں رات 10 بجی آدھی رات ہوتی ہے۔۔ شادی کی تاریخ طے ہو چکی تھی اسی لیے ان کا ساتھ جیولری پسند کرنے گئی تھی۔ سردیوں کی راتیں اوپر سے موسلا دھار بارش۔ روڑ پر ساٹا۔ گاڑی میں ہلکا سا

## Woh Ik Aisa Shajar Ho novel by Farhat Ishtiaq

Posted On Kitab Nagri

میوزک اور مستقبل کے خواب دکھائے جارہے تھے۔ آئلہ مسکرا رہی تھی۔ کے اچانک جھٹکے سے گاڑی روکی تو اس کا سرڈیش بوڑے سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

www.kitabnagri.com

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

تین مسلح نقاب پوش جہنوں نے روڑ پر شاید کوئی رکاوٹ کھڑی کی ان کی گاڑی روکنے پر مجبور کیا۔ ہاتوں میں گن لیے بڑے سفاک لہجے میں انہیں اترنے کا کہا۔ وہ دونوں گاڑی سے باہر آ گئے۔ تیمور سے گاڑی کی چابیاں چھینی اور اپنے ساتھیوں سے بولا۔

چلو جلدی بیٹھو۔ اس کا لہجہ بہت سرد تھا۔ اس کی بات سن کر ایک اگے بڑھا تیمور کے ساتھ کھڑی کو بہت غور سے دیکھا۔ اپنے ساتھیوں سے بولا۔

یار خالی کیا جائیں یہ سامی بڑی تنگڑی لگ رہی ہے۔ چیز بری نہیں ہے۔ کیا خیال ہے تاوان کا بھی کوئی چکر چلا لیں۔ اس نے آنکھ کو گن سے اشارہ کرتے ہوئے بولا چلو گاڑی میں بیٹھو۔ آنکھ نے تیمور کی طرف مدد کے لیے دیکھا۔ تو لا شعوری طور پر وہ پیچھے ہٹ گیا۔ وہ خود خوف سے کانپ رہا تھا۔ آنکھ کے دل پر جیسے بجلی گری آنکھ بھاگ کر تیمور کی طرف جانا چاہتی تھی مگر انہوں نے دھکادے کر اسے گاڑی میں بٹھا دیا۔ وہ مچل مچل کر خود کو چھوڑا رہی تھی اور تیمور خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا۔ ان میں سے ایک نے تیمور کو ایک پنچ مارا وہ گر گیا۔ اگر خیریت چاہتے ہو تو فوراً یہاں سے چلے جاؤ۔ اگر مرنے کا اتنا شوق ہے اس آدمی نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔ پھر جو آنکھ کا رکھوالا تھا وہ اسے دیکھے بنا اندھا دھند بھاگنے لگا۔ وہ کچھ دیر پہلے کانپ رہی تھی مگر اتنی تسلی تھی کہ میرا محافظ ساتھ ہے۔ اسے جاتا دیکھ کر گنگ ہو گئی۔ اگلے ہی پل نہ جانے اس میں اتنی طاقت کہاں سے آگئی۔ اپنی پوری قوت سے اسے دھکادے کر آزاد ہو گئی۔ وہ شاید اس کے نازک سر آپے سے بہادری کی توقع نہیں کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا ہو گا مردانہ پوک تھا تو اس کا کیا حال ہو گا اس لیے مار کھا گیا اور وہ پوری طاقت سے بھاگنے لگی۔ وہ شاید اسے مارنا نہیں چاہتے تھے۔ وہ گاڑی میں بیٹھ کر اس کے پیچھے آنے لگے۔ وہ ایک تنگ سی گلی میں گھس گئی۔ قدرت اس پر شاید مہربان تھی۔ اس وقت وہ تمام علاقہ بجلی جانے کی وجہ سے تاریک تھا۔

وہ اسے اس گلی مڑتا نہیں دیکھ سکے یا پھر خدا نے اس لمے ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تھا۔ وہ گاڑی اگے لے گئے۔ اندھیری گلی میں ایک درخت کے نیچے سخت بارش میں پتہ نہیں کتنی دیروہاں چھپی رہی وہ جاچکے تھے مگر وہ احتیاطاً نہیں نکلی کے کہیں ابھی تک میری گھات میں نہ بیٹھے ہوں جب بہت دیر کسی گاڑی کی آواز نہیں آئی تو

دوڑتے ہوئے اس گلی سے باہر آئی۔ پورا علاقہ اب بھی تاریکی میں تھا۔ اندھیرے میں اکیلی سڑک پر زور سے بجلی چمکی رڑ سے اس کی چیخ نکل گئی۔ پھر اس نے دیکھا ایک شخص اس کی طرف بڑھ کر آیا اسے مشکلوں سے باہنوں میں لے کر آنچل سر پر ڈالا۔ بہت مشکل سے خود پر ضبط کیا دل تو چاہتا تھا ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں۔ اور وہ سنسان سڑک پر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ رات کے بارہ بج گئے تھے بھا بھی ان کے انتظار میں جاگ رہی تھی وہ پریشان تھی کے اتنے لیٹ کیوں ہو گئے۔ اتنے میں گیٹ پر بیل نے انہیں اطمینان دلایا آئلہ اور تیمور کو سنانے کے موڑ میں گیٹ کھولا تو اکیلی بارش میں بھیگی باہر کھڑی تھی۔ کیا ہوا تیمور کہاں ہے؟

وہ اس کے اس حلیے سے خوفزدہ ہو کر پوچھنے لگی۔ وہ کچھ بولے بغیر اندر داخل ہو گئی۔ آئلہ کچھ بتاتی کیوں نہیں میرا پریشانی سے برا حال ہو رہا تھا۔ شکر امی ابو کی آنکھ نہیں کھولی ورنہ اب تک نہ آنے پر مجھے سے بھی زیادہ پریشان ہوتے۔۔۔ وہ بت کی طرح کھڑی بھا بی نہ جانے کیا کیا پوچھ رہی تھی۔ بھا بھی نے چیخ کر پوچھا کے تمہارے ساتھ کیا ہوا بتاؤ میرا زورس بریک ڈاون ہو جائے گا۔ آئلہ نے انہیں چیختے سنا تو اپنے حواس میں آنے لگی اور بڑے سکون سے ہاتھ سے ہیرے کی انگوٹھی اتار کر بھا بھی کے ہاتھ رکھ دی۔ بھا بھی اسے پھوپھو کے پاس بھجوا دیں۔ پھر ان کے مزید پوچھنے پر اپنے کمرے میں گھس گئی۔ بھا بھی وہی گم صم کھڑی رہی۔ پھر وہ اس کے ساتھ بات کے لئے اس کے کمرے میں آ گئی۔ تو انہوں نے سنا کسی سے فون پر کہہ رہی تھی۔ ہارون میں تمہاری بانہوں میں آنا چاہتی ہوں زندگی بھر کے لئے۔ میرے محافظ بن جاؤ دیکھو اس بار آنے میں دیر مت کرنا۔ میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ فون رکھ کر مڑی تو بھا بھی سخت ناراضگی سے کھڑی تھی۔ وہ اطمینان سے ان کی طرف بڑھی اپنے فیصلے پر نہ پچھتاوا تھا نہ شرمندگی یہ فیصلہ محبت بھرے دل کا تھا جو تڑپتا مچلتا آخر کار دنیا کی رسم و رواج سے ٹکرا گیا

## Woh Ik Aisa Shajar Ho novel by Farhat Ishtiaq

Posted On Kitab Nagri

یہ فیصلہ اس لڑکی کا نہیں تھا جو اپنی خواہش مرضی کرنے والی تھی یہ اس لڑکی کا فیصلہ تھا جو مشرق کی بیٹی تھی دولت گاڑی نہیں اسے عزت تحفظ درکار تھی۔ جو اس کا سائبان ہو وہ خود پر سب برداشت کر کے اس پر آنچ نہیں آنے دے۔ جو کڑی دھوپ میں اس کا سایہ دار شجر بنے۔ جو اسے کسی کو آنکھ میلی سے نہیں دیکھنے دے۔ وہ ایسے شخص کے ساتھ کسی جنگل میں بھی رہنا پڑے رہ لے گی۔ کسی جھونپڑی میں بھی رہ لے گی مگر کسی بے غیرت آدمی کا ساتھ اس مشرقی لڑکی کو قبول نہیں۔ وہ اپنے فیصلے پر بہت مطمئن تھی۔ اور اس کا رکھوالا اس کا سائبان صبح ہوتے ہی آگیا

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر جیسے جان میں جان آگئی ہو۔

ختم شد



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)



# Woh Ik Aisa Shajar Ho novel by Farhat Ishtiaq

---

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

